دستورِ جماعت
سوال و جواب کے آئینہ میں!

شائع کردہ:
شعبہ نشر و اشاعت جماعت اسلامی جموں و کشمیر

بسمہٖ تعالیٰ

پیش لفظ

جماعت اسلامی جموں وکشمیر اقامت دین کی ایک تحریک ہے جو باضابطہ ایک تحریری دستور کے تحت میدانِ عمل میں محو جدو جہد ہے۔ دستور جماعت میں جہاں اس تنظیم کا عقیدہ و نصب العین ضروری وضاحت کے ساتھ درج ہے وہیں اس دینی تحریک کا مقصد بھی اس میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس دستور کا بنیادی حصہ (Basic Part) ہے۔ بقیہ حصے میں تنظیمی ڈھانچے کی ضروری وضاحت کے ساتھ ساتھ نظم جماعت کی تشکیل اور اس کے دائرہ اختیار نیز اس کی ذمہ داریوں کی بھی بھر پور وضاحت موجود ہے۔ جماعت اسلامی کے نصب العین کے ساتھ مکمل اتفاق اور ہم آہنگی رکھنے والا کوئی بھی فرد اس تنظیم کا بنیادی رکن (Basic Member) بن سکتا ہے اور رکن بننے کی خاطر جن صفات کا ہونا ضروری ہے وہ بھی دستور میں نمایاں طور پر درج کی گئیں ہیں۔

جماعت اسلامی جموں وکشمیر کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنے کی خاطر اس کے دستور کا مطالعہ ناگزیر ہے جو قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔ نیز جماعت اسلامی اور دیگر معاصر دینی تنظیموں کے درمیان فرق بھی دستور کے مطالعہ سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔ اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، نظم جماعت نے اپنے سالانہ منصوبۂ عمل میں ارکانِ جماعت کی تربیت کے لیے خصوصی پروگراموں اور اجتماعات کے انعقاد کا ایک باضابطہ نقشہ بنایا

ہے۔جس میں ارکان کے لیے دستور کی خواندگی کو ایک اہم شق کے طور پر شامل رکھا گیا ہے تاکہ ہر رکنِ جماعت دستور کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں سے خوب واقف ہو کر، ان کو احسن طریقے پر انجام دینے کی خاطر بھرپور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ تمام انسانوں کو اپنی ایک خاص حکمت کے تحت ایک جیسی صلاحیتیں عطا نہیں کی ہیں بلکہ اُن میں نمایاں فرق رکھا ہے، جس کا لحاظ کرتے ہوئے، دستور جماعت کی خواندگی اور اس کو صحیح صورت میں سمجھنے کی خاطر، نظم جماعت نے سوال و جواب کی شکل میں دستور کی وضاحت پر مشتمل ایک کتابچہ تیار کرایا ہے تاکہ جملہ ارکان دستور کو سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں اور ان کو اس کو سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی میسر ہو اور اس سلسلے میں ذہنوں میں اُبھرنے والے مختلف سوالوں کا اطمینان بخش جواب بھی دستیاب ہو اور اس بارے میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ نیز دستور کو زبانی یاد کرنے کا یہ ایک آسان اور عام فہم اسلوب ہے۔جس کو کافی غور وخوض کے بعد اس کتابچہ میں اپنایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ نظم جماعت کی اس کوشش کو اپنی توفیق خاص سے کامیابی عطا فرمائے اور ارکان اور متوسلین جماعت کے لیے اس کو بابرکت اور مفید بنائے۔ آمین

مرکز جماعت

حصہ اول

سوال: دستور جماعت اسلامی کا حصہ اول کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ اوّل ''نام، تاریخِ نفاذ، عقیدہ، نصب العین اور طریق کار'' کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۱) کے تحت اس جماعت کا نام کیا ہوگا؟

جواب: دفعہ (۱) کے تحت اس جماعت کا نام ''جماعت اسلامی جموں وکشمیر'' ہوگا۔

سوال: دفعہ (۱) کے تحت جماعت کے دستور کا نام کیا ہوگا؟

جواب: جماعت کے دستور کا نام ''دستور جماعت اسلامی جموں وکشمیر'' ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲) کس بات کے متعلق ہے؟

جواب: دستورِ جماعت اسلامی کی دفعہ (۲) اس دستور کے تاریخ نفاذ کے متعلق ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲) کے مطابق دستور جماعت کب سے نافذ ہے؟

جواب: دفعہ (۲) کے مطابق یہ دستور ربیع الاوّل ۱۳۷۳ھ مطابق نومبر ۱۹۵۳ء سے نافذ ہے۔

سوال: دستور جماعت ترمیمی سفارشات کے بعد پہلی مرتبہ کب منظور ہوا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲) کے مطابق مجلس شوریٰ کے ۲۱/تا ۲۶/مارچ ۱۹۶۹ء کو ترمیم کے بعد مجلس ارکان نے ۹/اور ۱۰/مئی ۱۹۶۹ء کو اسے منظور کرلیا۔

سوال: باردوم مجلس شوریٰ نے کب دستور میں ترمیمی سفارشات مرتب کیں؟

جواب: دفعہ (۲) کے مطابق بارِ دوم مجلس شوریٰ نے ۱۳ر جولائی ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ر شوال المکرم ۱۴۰۵ھ کے اجلاس میں اس میں مزید ترمیمی سفارشات مرتب کیں۔

سوال: دستور میں دوسری مرتبہ ترمیم کب ہوئی؟

جواب: دفعہ (۲) کے مطابق دستور میں دوسری مرتبہ ۴ر اگست ۱۹۸۵ء کو ترمیم کی گئی۔

سوال: تیسری مرتبہ شوریٰ نے دستور میں ترمیم کی سفارشات کب مرتب کیں اور کب مجلس نمائندگان نے اِن سفارشات کی توثیق کی۔

جواب: دفعہ (۲) کے مطابق تیسری مرتبہ دستور جماعت اسلامی میں شوریٰ نے ترمیم کی سفارشات ۲۲ر ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۹ر اپریل ۲۰۰۸ء کے اجلاس میں مرتب کیں اور ان کی توثیق مجلس نمائندگان نے ۸ر فروری ۲۰۰۹ء کو کی۔ اس کے بعد مجلس ارکان نے ۵ر اپریل ۲۰۰۹ء مطابق ۹ر ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ منظور کر لیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۳) کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۳) ''عقیدے'' کے متعلق ہے۔

سوال: دستور کے مطابق جماعت اسلامی جموں وکشمیر کا بنیادی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳) کے مطابق جماعت اسلامی جموں وکشمیر کا بنیادی عقیدہ ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔

سوال: عقیدے کے پہلے جز یعنی ''اللہ'' کے واحد ''الٰہ'' ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ کے الٰہ واحد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زمین و آسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے کا خالق، پروردگار، مالک، مدبر اور تکوینی اور تشریعی حاکم صرف اللہ ہے، ان

میں کسی حیثیت میں بھی کوئی اس کا شریک نہیں۔

سوال: کس کے سوا ہم کسی کو فرمانروا، کارساز، حاجت روا، مشکل کشا، فریاد رس اور حامی و ناصر نہیں سمجھ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ کے سوا کیونکہ اُس کے سوا کسی دوسرے کے پاس کوئی دائمی اور حقیقی اقتدار نہیں ہے۔

سوال: تمام اختیارات کا مالک کون ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: تمام اختیارات کا مالک اللہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کے سوا کسی سے امید وابستہ نہ کریں، کسی پر توکل نہ کریں، کسی سے تقویٰ اور خوف نہ کریں اور نفع و نقصان پہنچانے والا اللہ کے سوا کسی کو نہ سمجھیں۔

سوال: ہم کس سے دُعا، کس سے پناہ اور کس کو مدد کے لیے پکاریں؟

جواب: اللہ کی سلطنت میں سب بے اختیار رعیت ہیں خواہ وہ فرشتے ہوں، انبیاء ہوں یا اولیاؒ۔ اس لیے اللہ کے سوا کسی سے دعا نہ کریں، کسی کی پناہ نہ ڈھونڈیں اور کسی کو مدد کے لیے نہ پکاریں۔

سوال: عبادت کا مستحق کون ہے اور کس کے آگے سر جھکایا جائے؟

جواب: عبادت کا صرف اللہ مستحق ہے اس کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکایا جائے، کسی کی پرستش نہ کی جائے، کسی کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جو مشرکین اپنے معبودوں کے ساتھ کرتے ہیں کیونکہ صرف اللہ ہی عبادت کا مستحق ہے اور کسی کو نذر نہ دے۔

سوال: ''نذر'' کے معنیٰ و مفہوم کیا ہے؟ اور اس کے شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: ”نذر“ یا تو اعتراف نعمت کے طور پر کسی ایسی ہستی کے سامنے پیش کی جاتی ہے جس کے منعم ہونے کا تصور آدمی کے ذہن میں ہوتا ہے یا کسی شخص کی بالاتری کے اعتراف میں گزار لی جاتی ہے جسے آدمی مقتدرِ اعلیٰ تسلیم کرتا ہے۔ ”نذر“ غیر اللہ حرام ہے۔

سوال: اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس کے سوا:

☆......کسی کو مالک الملک تسلیم نہ کریں

☆......کسی کو مقتدرِ اعلیٰ تسلیم نہ کریں

☆......کسی کو با اختیار، حکم دینے اور منع کرنے کا مجاز نہ سمجھیں۔

☆......کسی کو شارع اور قانون ساز نہ بنائیں۔

☆......اُن تمام اطاعتوں کو قبول کرنے سے انکار کریں جو اللہ کی اطاعت کے ماتحت اور اُس کے قانون کی پابندی میں نہ ہوں۔

سوال: اللہ کی مالکیت اور حاکمیت کے عقیدے کو قبول کرنے سے انسان پر کیا لازم آتا ہے؟

جواب: اللہ کی حاکمیت اور مالکیت کے عقیدے کو قبول کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ انسان:

☆......اپنی آزادی اور خودمختاری سے دست بردار ہو جائے۔

☆......اپنی خواہش نفس کی بندگی چھوڑ دے۔

☆......اپنے آپ کو کسی چیز کا مالک و خودمختار نہ سمجھے۔

بلکہ

☆......اللہ کا بندہ بن کر رہے جس کو اس نے الٰہ تسلیم کیا ہے۔

☆......اپنی ہر چیز حتیٰ کہ اپنے اعضاء اور اپنی ذہنی وجسمانی قوتوں کو بھی اللہ کی ملکیت اور اس کی امانت سمجھے۔

☆......اپنے آپ کو اللہ کے سامنے جوابدہ اور ذمہ دار سمجھے۔

☆......اپنی پسند اور ناپسندیدگی کا معیار اللہ کی پسند اور ناپسندیدگی کو بنائے۔

☆......اللہ کی رضا اور قرب کو اپنی سعی وجہد کا مقصود اور زندگی کا محور ٹھہرائے۔

☆...... اپنے لیے اخلاق اور برتاؤ میں، معاشرت اور تمدن میں، معیشت اور سیاست میں غرض زندگی کے ہر معاملے میں صرف اللہ ہی کی ہدایت اور صرف اسی کے مقرر کیے ہوئے ضابطے کو ضابطہ تسلیم کرے۔

☆...... ہر اُس طریقے کو رد کردے جس کا اللہ کی طرف سے ہونا ثابت نہ ہو۔

سوال: عقیدے کے دوسرے جز یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ:

☆......کائنات کے بادشاہ کی طرف سے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا جانے والا آخری نبی ورسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

☆......آپ کے ذریعہ سے مستند ہدایت نامہ اور ضابطۂ قانون بھیجا گیا۔

☆...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ضابطے کے مطابق کام کرکے ایک مکمل نمونہ قائم کردینے پر مامور کردیا گیا ہے۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول جاننے اور تسلیم کرنے سے کیا لازم آتا ہے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول جاننے اور تسلیم کرنے سے یہ لازم آتا ہے کہ:

☆......انسان ہر اُس تعلیم اور ہر اُس ہدایت کو بے چوں وچرا تسلیم کرے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

☆......کسی حکم کی تعمیل پر صرف اس لیے آمادہ ہو کہ اس کا حکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسری دلیل پر اس کی اطاعت موقوف نہ ہو۔

☆......کسی طریقے کی پیروی سے صرف اس لیے رُک جائیے کہ اس چیز کی ممانعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی مستقل بالذات پیشوائی اور راہنمائی تسلیم نہ کرے۔

☆......اپنی زندگی کے ہر معاملے میں خدا کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو حجت، سند اور مرجع قرار دے۔

☆......جو خیال یا طریقہ یا عقیدہ کتاب وسنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرے اور جو اس کے خلاف ہو اسے ترک کر دے۔

☆......حل طلب مسائل کو حل کرنے کے لیے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرے۔

☆......تمام عصبیتیں اپنے دل سے نکال دے خواہ وہ شخصی یا خاندانی یا قبائلی ونسلی یا قومی و وطنی یا فرقی وگروہی ہوں۔

☆......کسی کی محبت وعقیدت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت پر غالب نہ

آجائے یا اس کے مد مقابل نہ بن جائے۔

☆...... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے۔

☆...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے انسان کا یہ منصب تسلیم نہ کرے کہ اس منصب کو تسلیم نہ کرنے سے کفر لازم آئے۔

سوال: دستور جماعت اسلامی کی دفعہ (۴) میں کیا درج ہے؟

جواب: دستور جماعت اسلامی جموں و کشمیر کی دفعہ (۴) میں اس جماعت کا نصب العین درج ہے۔

سوال: جماعت اسلامی جموں و کشمیر کا نصب العین کیا ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴) کے مطابق جماعت اسلامی جموں و کشمیر کا نصب العین ''اقامت دین'' ہے۔

سوال: جماعت اسلامی جموں و کشمیر کے نصب العین کا حقیقی محرک کیا ہے؟

جواب: دفعہ (۴) کے مطابق جماعت اسلامی جموں و کشمیر کے نصب العین کا حقیقی محرک صرف رضائے الٰہی اور فلاح آخرت کا حصول ہے۔

سوال: ''اقامت دین'' کے لفظ میں ''دین'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: لفظ ''دین'' سے مراد وہ دین حق ہے جسے اللہ رب العالمین اپنے تمام انبیاءؑ کے ذریعہ مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں بھیجتا رہا ہے اور جسے آخری اور مکمل صورت میں تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرمایا اور جو دنیا میں اب ایک ہی مستند، محفوظ اور عند اللہ مقبول دین

ہے اور جس کا نام اسلام ہے۔

سوال: ''دین اسلام'' انسانی زندگی کا کس حد تک احاطہ کر سکتا ہے؟

جواب: یہ دین انسان کے ظاہر و باطن اور اس کی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی گوشوں کو محیط ہے۔ عقائد، عبادات اور اخلاق سے لے کر معیشت، معاشرت اور سیاست تک انسانی زندگی کا کوئی ایک شعبہ بھی ایسا نہیں جو اس کے دائرہ سے خارج ہو۔

سوال: دستور کی رو سے اس ''دین'' کے بارے میں مزید کون سا اعتقاد رکھنا ضروری ہے؟

جواب: یہ دین جس طرح رضائے الٰہی اور فلاحِ آخرت کا ضامن ہے اسی طرح دنیوی مسائل کے موزوں حل کے لیے بہترین نظام زندگی بھی ہے اور انفرادی و اجتماعی زندگی کی صالح اور ترقی پذیر تعمیر صرف اسی کے قیام سے ممکن ہے۔

سوال: اس ''دین'' کی اقامت کا بہترین اور مثالی نمونہ کس نے قائم کیا؟

جواب: اس ''دین'' کی اقامت کا بہترین اور مثالی نمونہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قائم فرمایا۔

سوال: دستور جماعت اسلامی کی دفعہ (۵) کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: دستور جماعت اسلامی جموں و کشمیر کی دفعہ (۵) جماعت اسلامی جموں و کشمیر کے مستقل طریق کار کے متعلق ہے۔

سوال: جماعت اسلامی، طریق کار میں کسی امر یا فیصلہ یا کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے کیا دیکھے گی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵) شق (۱) کے مطابق جماعت کسی امر کا فیصلہ کرنے یا کوئی قدم

اُٹھانے سے پہلے یہ دیکھے گی کہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اس بارے میں کیا ہے۔ دوسری باتوں کو ثانوی حیثیت سے صرف اسی حد تک پیش نظر رکھے گی جہاں تک اسلام میں اس کی گنجائش ہے۔

سوال: جماعت نصب العین اور مقصد کے حصول کے لیے کن چیزوں سے گریز کرے گی؟

جواب: دفعہ (۵) شق (۲) کے مطابق جماعت اپنے نصب العین اور مقصد کے حصول کے لیے ایسے ذرائع اور طریقے استعمال نہیں کرے گی جو اخلاق، صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں یا جن سے فساد فی الارض رونما ہو۔

سوال: جماعت اصلاح اور صالح انقلاب کے لیے کن طریقوں سے کام کرے گی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵) شق (۳) کے مطابق جماعت اپنے پیش نظر اصلاح اور صالح انقلاب کے لیے جمہوری اور آئینی طریقوں سے کام کرے گی۔

سوال: جماعت کی دعوت کے مخاطب کون ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵) شق (۴) کے مطابق جماعت اپنی دعوت تمام نبی نوع انسان کے سامنے پیش کرے گی۔ اس میں فرقہ، زبان، رنگ، نسل، قوم یا ملک کا کوئی امتیاز نہ ہوگا کیونکہ یہ ایک عالم گیر دعوت ہے۔

حصہ دوم

سوال: دستور جماعت کا حصہ دوم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ دوم "رکنیت" کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (٦) میں کیا ہے؟

جواب: جماعت اسلامی کے دستور کی دفعہ (٦) میں رکنیت کے شرائط بیان کیے گئے ہیں۔

سوال: دفعہ (٦) کی رو سے جماعت کا رکن کون بن سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (٦) کی رو سے ہر عاقل و بالغ شخص خواہ وہ عورت ہو یا مرد اور خواہ وہ کسی برادری، ذات، زبان، نسل، قوم سے تعلق رکھتا ہو، اس جماعت کا رکن بن سکتا ہے۔

سوال: رکن جماعت بننے کے لیے کیا کیا شرائط ہیں؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (٦) شق (١)، (٢)، (٣)، (٤)، (٥) اور (٦) کے مطابق رکن جماعت بننے کے لیے بنیادی شرائط یہ ہیں کہ جو رکن بننے کا خواہاں ہو وہ:

☆ ...... لا الہ إلا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت اس کے پورے مفہوم کے ساتھ سوچ سمجھ کر دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے۔

☆ ...... جماعت کے نصب العین (مذکورہ دفعہ ٦) کو سمجھنے کے بعد اقرار کرے کہ یہی اس کا نصب العین ہے۔

☆ ...... دستور کا مطالعہ کرنے کے بعد عہد کرے کہ وہ اس کے مطابق جماعت کے نظم و نسق کی پابندی کرے گا۔

☆ ...... فرائض کو پابندی کے ساتھ ادا کرے اور کبائر سے اجتناب کرے۔

☆ ...... اگر کوئی ایسا ذریعہ معاش رکھتا ہو جو معصیتِ فاحشہ کی زد میں آتا ہے (مثلاً

سود، شراب، زنا، رقص وسرور، شہادتِ زور، رشوت، خیانت، قمار، قتال فی سبیل غیر اللہ وغیرہ) تو اس کو ترک کردے۔

☆......اگر اس کے معاش میں ان وسائل کا کچھ حصہ شامل ہو تو وہ اس حصے سے اپنی معیشت کو پاک کردے۔

☆......اگر اس کے قبضے میں ایسی جائیداد اور مال ہو جو حرام طریقے سے آیا ہو، جس میں حقداروں کے تلف کردہ حقوق شامل ہوں تو اس سے دست بردار ہو جائے اور اہل حقوق کو ان کا حق پہنچادے۔

☆......اگر غیر الٰہی نظامِ حکومت کو چلانے یا غیر الٰہی قانون کے اجرا میں مددگار ہو تو اس نظام کے باطل ہونے کا شدید احساس رکھتے ہوئے اس کے ترک کرنے پر ہر وقت تیار ہو۔

سوال: دفعہ (۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷) جماعت میں داخلے کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۷) کے مطابق کس وقت ایک شخص جماعت کا رکن قرار پائے گا؟

جواب: دفعہ (۷) کے مطابق کوئی شخص دفعہ (۶) یعنی شرائط رکنیت کی تکمیل کی صورت میں اس وقت جماعت کا رکن قرار پائے گا جب امیر جماعت اس کے فارم رکنیت کو منظور کرے۔

سوال: رکنیت کے فرائض دستور جماعت کی کس دفعہ میں درج ہیں؟

جواب: رکنیت کے فرائض دستور جماعت دفعہ (۸) میں درج ہیں۔

سوال: جماعت میں داخلہ کے بعد جو تغیرات ہر رکن کو اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ کیا ہیں؟

جواب: دفعہ (۸) کی شق (۱)، (۲)، (۳)، (۴)، (۵)، (۶)، (۷)، (۸)، (۹) اور (۱۰) کے مطابق جماعت میں داخلہ کے بعد جو تغیرات ہر رکن کو اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں:

☆......دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقف ہو۔

☆......اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرے۔

☆......تعلق باللہ کے لیے فرض عبادات کے علاوہ نوافل، درود اذکار اور تلاوت قرآن وغیرہ کا بھی اہتمام کرے۔

☆......اپنی خودسری اور نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امر ربّ بن جائے۔

☆......ان تمام رسوم جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہوں۔

☆......اپنے ظاہر و باطن کو احکام شریعت کے مطابق بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔

☆......ان تمام تعصبات اور دلچسپیوں سے اپنے قلب اور ان مشغلوں، جھگڑوں اور بحثوں سے اپنی زندگی کو پاک کرے جن کی بنیاد نفسانیت یا دنیا پرستی پر ہو اور جن کی دین میں کوئی اہمیت نہ ہو۔

☆......اہل فسق و فجور کے ساتھ معاشرتی روابط باقی رکھیں البتہ ان کی غلط کاریوں سے پوری طرح مجتنب رہنا اور صبر و حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کے لیے کوشش ضروری کرنا ہوگی۔

☆......نیک اور خدا ترس لوگوں سے رابطہ قائم کرے۔

☆......اپنے معاملات کو راستی، عدل، خدا ترسی اور بے لاگ خدا پرستی پر قائم کرے۔

☆......غیر اسلامی عدالتوں میں اضطرار کے بغیر معاملات کے تصفیے کے لیے نہ جائے۔

☆......اپنی دوڑ دھوپ اور سعی وجہد کو اقامت دین کے نصب العین پر مرتکز کرے۔

☆......اپنی حقیقی ضروریات زندگی کے سوا ان تمام کاموں سے دست کش ہو جائے جو اس نصب العین کی طرف نہ لے جاتے ہوں۔

☆......اپنے حلقۂ تعارف میں اور جہاں تک وہ پہنچ سکے بندگان خدا کے سامنے بالعموم اقامت دین کے نصب العین کو پیش کرے۔ جو لوگ اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کریں انہیں اقامت دین کے لیے منظم جدو جہد کرنے پر آمادہ کرے۔

☆......اپنی زکواۃ اور عشر کے خاصے بڑے حصے کے علاوہ اپنی آمدنی کا معقول حصہ جس کا تعین نظم جماعت کی صوابدید پر ہوگا، بطور زر موعودہ مقامی بیت المال میں جمع کرے۔

حصہ سوم

سوال: دستور جماعت کا حصہ سوم کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ سوم ''نظامِ جماعت'' کے متعلق ہے۔

سوال: دفعہ (۹) کے مطابق نظامِ جماعت کی نوعیت کیا ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹) کے مطابق جماعت اسلامی جموں وکشمیر کا نظام شورائی ہوگا اور تنظیمی لحاظ سے مرکزی، صوبائی، ضلعی، تحصیلی اور حلقہ کے نظاموں پر مشتمل ہوگا۔

سوال: شورائی نظام سے کیا مراد ہے؟

جواب: دفعہ (۹) کی تشریح کے مطابق نظام کے شورائی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جماعت اسلامی میں امیر جماعت و اہل شوریٰ کا عزل و نصب ارکان مجلس نمائندگان کی آرا سے ہوگا اور جماعت کے سارے کام اسلام کے احکام کے مطابق مشورے سے چلائے جائیں گے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۰) کس چیز کے بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۰) مرکزی نظام کے اجزاء کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۱۰) کے مطابق مرکزی نظام کن اجزاء پر مشتمل ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۰) کے مطابق مرکزی نظام حسب ذیل اجزاء پر مشتمل ہوگا۔

☆......مجلس نمائندگان

☆......امیر جماعت

☆......مجلس شوریٰ

☆......قیم جماعت

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۱) میں مرکزی نظام کے کس جز کا تذکرہ ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۱) میں مرکزی نظام کے جز ''مجلس نمائندگان'' کا تذکرہ ہے۔

سوال: دفعہ (۱۱) کے مطابق ''مجلس نمائندگان'' کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۱) کے مطابق اس جماعت (یعنی جماعت اسلامی) کی ایک مجلس نمائندگان ہوگی جو ارکان جماعت کے منتخب نمائندوں اور امیر جماعت و قیم جماعت پر مشتمل ہوگی۔

سوال: ''مجلس نمائندگان'' کے انتخاب کا طریقہ کس دفعہ میں درج ہے؟

جواب: ''مجلس نمائندگان'' کا طریقۂ انتخاب دستور جماعت کی دفعہ (۱۲) میں درج ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۲) ضمن (الف) کے تحت انتخاب ''مجلس نمائندگان'' کن بنیادوں پر ہوگا؟

جواب: دفعہ (۱۲) ضمن (الف) کے مطابق انتخاب ''مجلس نمائندگان'' صرف علاقائی بنیادوں پر ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۲) ضمن (ب) کے تحت ہر ضلع سے ارکان مجلس نمائندگان کا تناسب کیا ہوگا؟

جواب: دفعہ (۱۲) ضمن (ب) کے مطابق ہر ضلع سے تیس (۳۰) ارکان جماعت کے تناسب سے ایک اور پندرہ یا پندرہ سے زائد تناسب کے علاوہ ایک نمائندہ ہوا کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۲) ضمن (ج) کے تحت مجلس نمائندگان کی تعداد کس بات پر منحصر ہوگی؟

جواب: دفعہ (۱۲) ضمن (ج) کے مطابق مجلس نمائندگان کی تعداد تناسب پر منحصر ہوگی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۳) کے ضمن (الف) کے تحت جو شخص جماعت کی امارت کے فرائض انجام دے رہا ہو، کیا اس کا یہ منصبِ امارت اس کے رکنِ مجلس منتخب کیے جانے میں مانع ہوگا؟

جواب: دفعہ (۱۳) ضمن (الف) کے مطابق مجلس نمائندگان کے انتخاب کے وقت جو شخص جماعت کی امارت کے فرائض انجام دے رہا ہو، اس کا یہ منصب امارت اس کے رکنِ مجلس منتخب کیے جانے میں مانع نہ ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۳) ضمن (ب) کے تحت اگر امیر جماعت مجلس کا رکن منتخب ہو جائے تو کیا امارت کے نئے انتخاب تک عارضی مدت میں جبکہ مجلس کے ارکان میں ایک رکن کی کمی رہ جائے گی مزید ایک رکن کا انتخاب ضروری ہے؟

جواب: نہیں! اگر امیر جماعت مجلس کا رکن منتخب ہو جائے تو امارت کے نئے انتخاب تک عارضی مدت میں جبکہ مجلس کے ارکان میں ایک رکن کی کمی رہ جائے گی مزید ایک رکن کے انتخاب کی ضرورت نہ ہوگی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۱۳) ضمن (ج) کے تحت مجلس نمائندگان کے انتخاب کے بعد امیر جماعت کو مجلس شوریٰ منتخب کرنے کے لیے کتنے عرصے کے اندر اندر مجلس نمائندگان کا اجلاس بلانا ہوگا۔

جواب: دستور کی دفعہ (۱۳) ضمن (ج) کے مطابق مجلس نمائندگان کے انتخاب کے بعد امیر جماعت کو مجلس شوریٰ منتخب کرنے کے لیے ایک ماہ کے اندر اندر مجلس نمائندگان کا اجلاس بلانا ہوگا۔

سوال: ارکان مجلس نمائندگان کے اوصاف دستور کی کس دفعہ میں درج ہیں؟

جواب: ارکان مجلس نمائندگان کے اوصاف دستور کی دفعہ (۱۴) میں درج ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۴) شق (ا) میں رکن مجلس نمائندگان کی کون سی صفت بیان کی گئی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۴) شق (ا) میں مجلس نمائندگان کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں اس بات کو ملحوظ نظر رکھنے کے لیے کہا گیا کہ وہ مجلس نمائندگان کی رکنیت یا جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہشمند نہ ہو۔

سوال: دفعہ (۱۴) شق (۲) میں مجلس نمائندگان کے رکن کے اور کون سے اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: وہ فہم دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر، اصابت رائے، معاملہ فہمی، تحریک اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی نیز راہ خدا میں استقامت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی اپنے حلقہ انتخاب کے ارکان سے بہتر ہو۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۵) مجلس نمائندگان کی مدّت کارکردگی کے متعلق ہے۔

سوال: دفعہ (۱۵) ضمن (الف) کے مطابق مجلس نمائندگان کے انتخاب کی مدّت کتنی رکھی گئی؟

جواب: دفعہ (۱۵) ضمن (الف) کے رو سے مجلس نمائندگان کا انتخاب تین سال کے لیے ہوگا۔

سوال: دفعہ (۱۵) ضمن (ب) میں مجلس نمائندگان کی مدتِ کارکردگی اور نئی مجلس نمائندگان کے انتخاب کے بارے میں کیا کہا گیا؟

جواب: دفعہ (۱۵) ضمن (ب) میں کہا گیا کہ ایک مجلس نمائندگان کی مدّت کارکردگی ختم ہونے سے قبل ہی مجلس نمائندگان کا منتخب ہو جانا ضروری ہے؟

سوال: دفعہ (۱۵) ضمن (ب) کے تحت اگر نئی مجلس نمائندگان کا انتخاب وقت پر نہیں ہو پایا تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر کسی شدید مجبوری کی بنا تین سال کی مدّت ختم ہونے تک یہ انتخاب نہ ہو سکا تو موجودہ مجلس نئے انتخاب تک بدستور برقرار رہے گی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۶) مجلس نمائندگان کے اختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۱۶) کے تحت مجلس نمائندگان کے اختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دفعہ (۱۶) کے تحت مجلس نمائندگان کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

☆......امیر جماعت کا انتخاب اور معزولی

☆......امیر جماعت کے استعفیٰ کی بابت فیصلہ

☆......مرکزی مجلس شوریٰ یا اس کے کسی رکن کا انتخاب اور معزولی

☆......امیر جماعت اور مرکزی مجلس شوریٰ کے درمیان اختلافی امور کے بابت فیصلہ

☆......دستور جماعت میں ترمیم سے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کی سفارشات یا امیر جماعت کی تجاویز پر غور اور فیصلے

☆......میثاقی پروگرام کی روشنی میں گزشتہ تین سالہ کام کا جائزہ

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) کس عنوان کے تحت درج ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) مجلس نمائندگان کے اجلاس کے عنوان کے تحت درج ہے۔

سوال: دفعہ (۱۷) ضمن (الف) میں مجلس نمائندگان کے اجلاس کے بارے میں کیا بتایا گیا؟

جواب: دفعہ (۱۷) ضمن (الف) میں یہ بتایا گیا کہ: "مجلس نمائندگان کا اجلاس معمولاً اپنی مدت کارکردگی کے شروع ہونے پر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر ہوگا۔

سوال: کیا مجلس نمائندگان کا اجلاس کسی بھی وقت طلب کیا جاسکتا ہے؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ دیجیے۔

جواب: دفعہ (۱۷) ضمن (ب) کے تحت مجلس نمائندگان کا غیر معمولی اجلاس بوقت ضرورت

طلب کیا جا سکتا ہے؟

سوال: مجلس نمائندگان کے اجلاس کے صدر اور معتمد کون ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) ضمن (ج) کے تحت مجلس نمائندگان کے اجلاس کے وقت امیر جماعت اور قیم جماعت مجلس کے صدر اور معتمد ہوں گے۔

سوال: اگر مجلس نمائندگان کے اجلاس میں امیر جماعت کی ذات سے متعلق کسی مسئلہ پر غور ہوگا اُس وقت مجلس کی صدارت کس کے ذمہ ہوگی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۷) ضمن (ج) کے تحت جس وقت امیر جماعت کی ذات سے متعلق کسی مسئلہ پر غور ہوگا تو مجلس اس کے بجائے اپنے میں سے کسی اور شخص کو مجلس کا عارضی صدر منتخب کرے گی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۱۸) کا کیا عنوان ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۸) ارکان مجلس نمائندگان کی ''حاضری کا نصاب'' کے عنوان کے تحت درج ہے۔

سوال: مجلس نمائندگان کے اجلاس کا نصاب حاضری (کورم) کتنے ارکان پر مشتمل ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۸) کے تحت مجلس نمائندگان کا نصاب حاضری (کورم) اس کے ارکان کی دو تہائی پر (۲/۳) مشتمل ہوگا۔

سوال: مجلس نمائندگان کا اجلاس نصاب پورا نہ ہونے کی صورت میں اگر ملتوی کرنا پڑے تو کیا اگلے اجلاس میں بھی دو تہائی ارکان کی موجودگی لازمی ہے؟

جواب: نہیں! دستور جماعت کی دفعہ (۱۸) کے تحت اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے

سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی بھی نصاب مقرر نہ ہوگا۔

سوال: مجلس نمائندگان کے ''فیصلے کا طریقہ'' کس دفعہ میں درج ہے؟

جواب: مجلس نمائندگان کے ''فیصلے کا طریقہ'' دستور جماعت کی دفعہ (۱۹) میں درج ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۱۹) ضمن (الف) کے تحت مجلس نمائندگان میں مسائل کے فیصلے کس بنیاد پر لیے جائیں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۹) ضمن (الف) کے تحت مجلس نمائندگان کی کارکردگی میں زیر بحث مسائل کے فیصلے کثرت رائے سے لیے جائیں گے۔

سوال: کسی خاص مسئلہ میں امیر جماعت اور مجلس نمائندگان یا اس کی اکثرت کے درمیان اختلاف کی صورت میں کیا روّیہ اپنایا جائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۹) ضمن (الف) کے تحت کسی خاص مسئلہ میں امیر جماعت اور مجلس نمائندگان یا اس کی اکثریت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور دونوں میں کوئی بھی دوسرے کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہو۔ تو فیصلہ کن صورت یہ ہوگی کہ ارکان مجلس نمائندگان کی کثرت اور اجتہاد و تعبیرِ نصوص کے بارے میں جماعت کے اہل علم حضرات کی رائے قبول کی جائے گی۔ دونوں جانب رائے برابر ہونے کی صورت میں امیر جماعت کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

سوال: اگر مجلس نمائندگان میں کسی مرکزی شوریٰ کے رکن یا امیر جماعت کی معزولی یا

استعفیٰ سے متعلق مسئلہ ہو تو کیا اس صورت میں متعلقہ افراد اپنی رائے دینے کا حق رکھتے ہیں؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۹) ضمن (ب) کے تحت اگر مجلس نمائندگان کسی ایسے مسئلہ پر غور کر رہی ہو جس کا تعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے کسی رکن یا امیر جماعت کی معزولی یا استعفیٰ سے ہو تو اس مسئلے پر متعلقہ شخص یا اشخاص کو اپنی رائے دینے کا حق نہ ہوگا البتہ اپنی صفائی پیش کرنے کا حق ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۰) میں کیا درج ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۰) میں امیر جماعت کی حیثیت درج ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۰) ضمن (الف) کے تحت جماعت اسلامی میں امیر جماعت کی کیا حیثیت بیان کی گئی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۰) ضمن (الف) کے تحت جماعت اسلامی جموں وکشمیر کا ایک امیر ہوگا جس کی حیثیت امیر المومنین باصطلاحِ معروف کی نہ ہوگی بلکہ صرف اس جماعت کے رہنما کی ہوگی۔ ارکانِ جماعت اس کی اطاعت فی المعروف کے پابند ہوں گے۔

سوال: کیا جماعت اپنے امیر کی شخصیت اور اس کی امارت کی طرف دعوت دے سکتی ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۰) ضمن (ب) کے تحت جماعت کی دعوت اپنے عقیدے اور نصب العین کی طرف ہوگی نہ کہ اپنے امیر کی شخصیت اور امارت کی طرف۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ(۲۱) میں امیر جماعت کے انتخاب میں امارت کے لیے مطلوبہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔

سوال: دستور کی دفعہ(۲۱) شق (۱) میں امارت کے لیے منتخب ہونے والے شخص کی کس صفت کا تذکرہ کیا گیا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ(۲۱) شق (۱) میں امیر جماعت کے انتخاب میں اس صفت کو ملحوظ نظر رکھنے کے لیے کہا گیا کہ جس شخص کو امارت کے لیے منتخب کیا جائے وہ امارت یا کسی اور جماعتی منصب کا اُمیدوار یا خواہشمند نہ ہو۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ(۲۱) شق (۲) میں امارت کے لیے کون سے مطلوبہ اوصاف بیان کیے گئے؟

جواب: دفعہ(۲۱) شق (۲) کے تحت امارت کے جو اوصاف مطلوب ہیں وہ یہ ہیں: علم کتاب وسنّت، تقویٰ، دینی بصیرت، امانت، دیانت، تدبّر، اصابت رائے، عزم بالجزم، معاملہ فہمی وقوتِ فیصلہ، حلم و بردباری، تحریک اسلامی کی مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی، راہ خدا میں استقامت اور متعلقہ ذمہ داریوں کو انجام دینے کی صلاحیت کے لحاظ سے بحیثیت مجموعی جماعت میں سب سے بہتر ہو۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۲) میں کیا درج ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۲) میں امیر جماعت کے انتخاب کا طریقہ درج ہے۔

سوال: کس دفعہ اور شق کے تحت امیر جماعت کا انتخاب کس اجلاس میں ہوگا؟ اور امارت

کے لیے فیصلہ کس بنیاد پر ہوگا۔

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۲) شق (۱) کے تحت امیر جماعت کا انتخاب لازماً ارکانِ مجلس نمائندگان کے اجلاس میں ہوگا اور اس انتخاب میں آراء کی مجرّد اکثریت فیصلہ کن ہوگی۔

سوال: کیا تحریری رایوں سے امیر جماعت کی امارت کے لیے انتخاب عمل میں لایا جا سکتا ہے؟

جواب: دفعہ (۲۲) شق (۱) کے تحت تحریری رایوں کے ذریعے انتخاب صرف غیر معمولی حالات میں ہی ہو سکے گا۔

سوال: امیر جماعت کی مدت امارت کتنے عرصے کے لیے ہوگی اور کیا دوبارہ کسی شخص کو منتخب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۲) شق (۲) کے تحت امیر جماعت بیک وقت تین سال کے لیے ہوگا اور ارکان مجلس نمائندگان چاہیں تو ایک ہی شخص کو بار بار منتخب کر سکیں گے۔

سوال: کیا امیر جماعت براہ راست کسی صوبائی یا ضلعی امارت کے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ اگر دے سکتے ہیں تو کن حالات میں اور کتنی مدّت کے لیے دے سکے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۲) شق (۳) کے تحت امیر جماعت ناگزیر حالات میں کسی صوبائی یا ضلعی امارت کے فرائض زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک انجام دے سکے گا۔ اس مدّت کے اندر اندر صورت حال کے مطابق صوبہ یا ضلع کی تنظیم نو کی جائے گی۔

سوال: اگر استعفیٰ یا معزولی کی وجہ سے امارت کا منصب خالی ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۲) شق (۴) کے تحت اگر کسی وقت امارت کا منصب امیر کے استعفیٰ، معزولی یا کسی اور وجہ سے خالی ہو جائے تو جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ عارضی طور پر ایک امیر کا انتخاب کرے گی۔

سوال: یہ انتخاب کن بنیادوں پر ہوگا اور اس عارضی انتظام کی مدت کتنی ہوگی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۲) شق (۴) کے تحت اس انتخاب میں ارکان مجلس شوریٰ کی مجرّد اکثریت فیصلہ کرے گی۔ یہ عارضی انتظام زیادہ سے زیادہ چھ مہینے کے لیے ہوگا اور اس مدت کے گزرنے سے پہلے ضروری ہوگا کہ ارکان مجلس نمائندگان سے نئے امیر کا انتخاب کرایا جائے۔

سوال: کیا امیر جماعت اپنی عارضی طور سبکدوشی کی صورت میں قائمقام امیر جماعت منتخب کرسکتا ہے؟ اگر ہاں تو پھر اس تقرری کی مدت کتنی ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۲) شق (۵) کے تحت امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ اگر عارضی طور پر اپنے فرائض سے سبکدوش ہونا اس کے لیے ناگزیر ہو تو وہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان میں سے کسی کو اپنا قائمقام مقرر کردے۔ اس تقرر کی معیاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہوگی اور تین ماہ سے زیادہ کی صورت میں اس کے لیے مجلس شوریٰ کی توثیق ضروری ہوگی۔

سوال: امیر جماعت کی سبکدوشی کی صورت میں اگر ارکان شوریٰ کا جمع ہونا ممکن نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۲) شق (۶) کے تحت ہنگامی حالات میں جبکہ ارکان شوریٰ کا جمع

ہونا ممکن نہ ہو وہ سب یا اُن کی اکثریت کسی ہنگامی وجہ سے جمع نہیں ہو سکتی تو مرکز میں موجود ارکان حالات ساز گار ہونے تک کسی عارضی امیر کا انتخاب کریں گے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) امیر جماعت کے فرائض کے متعلق ہے۔

سوال: دفعہ (۲۳) کی شق (۱) اور (۲) میں امیر جماعت کے لیے کیا لازم قرار دیا گیا۔

جواب: دفعہ (۲۳) کی شق (۱) میں یہ لازم قرار دیا گیا کہ امیر جماعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھے۔ شق (۲) میں امیر جماعت کے لیے لازمی قرار دیا گیا کہ وہ جماعت کے مقصد اور نصب العین کی خدمت کو دل و جان سے اپنا اولین فرض سمجھے اور پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ جماعت کی رہنمائی کرے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) شق (۳) کے مطابق اہم معاملات میں امیر جماعت کن کے مشورے سے کام کرے گا؟

جواب: دفعہ (۲۳) شق (۳) کے مطابق امیر جماعت تمام اہم معاملات میں جو مختلف فیہ ہو سکتے ہیں یا جن کا جماعت کی پالیسی اور اس کے نظم پر خاص اثر پڑ سکتا ہے وہ مجلس شوریٰ کے مشورے سے کام کرے۔

سوال: روزمرہ کے عام اور خاص مسائل میں مشورے کی کیا نوعیت رہے گی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۳) شق (۴) کے مطابق امیر جماعت کو روزمرہ کے معاملات اور امارت کے عام فرائض میں سے کسی مشورے کی ضرورت نہیں۔ خاص

مسائل (علمی، فنی، ادبی ومعاشرتی وغیرہ) میں ان افراد سے مشورہ کر لینا ہوگا جو مسائل متعلقہ میں بصیرت رکھتے ہوں۔

سوال: جو معاملات پوری جماعت سے متعلق ہوں اُن میں اگر فوری قدم اُٹھانے کی ضرورت پیش آئے اور شوریٰ کی رائے لینا ممکن نہ ہو تو ایسی صورت میں امیر جماعت کو کیا کرنا ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۳) شق (۵) کے مطابق جو معاملات پوری جماعت کے متعلق ہوں ان میں بھی اگر کوئی فوری قدم اُٹھانے کی ضرورت پیش آئے اور پوری مجلس شوریٰ سے رائے لینا ممکن نہ ہو تو امیر مجلس شوریٰ کے جن ارکان سے بھی بروقت رائے لے سکتا ہو ان سے مشورہ کر کے قدم اُٹھا سکتا ہے۔

سوال: کس دفعہ اور ضمن کے تحت امیر جماعت کے لیے اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اس کے کام اور ذمہ داریوں کو ترجیح دینی لازمی بن جاتی ہے۔

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) شق (٦) کے تحت امیر جماعت پر لازمی بن جاتا ہے کہ ''وہ اپنی ذات اور ذاتی فائدوں پر جماعت کے مفاد اور اس کے کام اور ذمہ داریوں کو ترجیح دے۔''

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) شق (۷) اور شق (۸) کے تحت امیر جماعت کے کون سے فرائض کا ذکر کیا گیا۔

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۳) شق (۷) میں امیر جماعت کے فرائض میں اس بات کو شامل کیا گیا کہ وہ ''ارکان جماعت کے درمیان ہمیشہ عدل و دیانت سے فیصلہ

کرے۔" اور شق (۸) میں کہا گیا کہ "جو امانتیں جماعت کی طرف سے اس کے سپرد کی جائیں ان کی پوری پوری حفاظت کرے۔"

سوال: دستور کی دفعہ (۲۳) شق (۹) میں امیر جماعت کے لیے کیا لازم قرار دیا گیا؟

جواب: دفعہ (۲۳) شق (۹) میں امیر جماعت کے لیے یہ لازم قرار دیا گیا کہ وہ: "اس دستور کا خود پابند رہے اور اس کے مطابق نظم جماعت کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے۔ وہ کسی بھی وقت کسی بھی حالت میں اور کسی بھی مقام پر اپنی زندگی کے جملہ افعال کے لیے شوریٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۴) کس چیز کے متعلق ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۴) میں امیر جماعت کے اختیارات بیان کیے گئے ہیں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۴) کے مطابق امیر جماعت اپنے اختیارات کا کس طرح استعمال کرسکتا ہے۔

جواب: دفعہ (۲۴) کے مطابق امیر جماعت براہ راست یا اپنے ماتحت کارکنوں کی وساطت سے اپنے اختیارات کا استعمال کرسکتا ہے۔

سوال: امیر جماعت کے اختیارات کیا ہوں گے۔

جواب: دفعہ (۲۴) کے تحت امیر جماعت کے مندرجہ ذیل اختیارات ہوں گے۔

☆...... جماعت کے جملہ معاملات کی انجام دہی اور اس کے املاک پر جماعت کے مفاد میں تصرف اِلّا یہ کہ اس سلسلہ میں شوریٰ اس کے اختیار کو بصراحت محدود کردے۔

☆...... جماعت میں ارکان کا داخلہ (دفعہ ۷) اور اس سے علاحدگی (دفعہ ۹۰) امیر کی اجازت سے ہوگی۔

☆...... کسی ماتحت جماعت کو معطل کرنا یا توڑ دینا۔

☆...... ماتحت امراء و نظماء کا تقرر، ان کی معزولی اور تبدیلی۔

☆...... قیم جماعت کی تقرری اور برخاستگی (دفعہ ۳۶ / اور دفعہ ۳۸)

☆...... قیم جماعت کے ماتحت مرکزی شعبوں کے ناظمین کا تقرر، تبدیلی اور برخاستگی۔

☆...... ضرورت کے پیش نظر نائب امیر جماعت کا تقرر بہ مشورہ شوریٰ

☆...... جماعت کے بیت المال سے جماعتی کاموں پر پاس شدہ بجٹ کو حدود میں خرچ کرنا (دفعہ ۹۴) علاوہ ازیں مزید ضرورت کے پیش نظر شوریٰ کا مشورہ اور منظوری لازمی ہوگی۔

☆...... ضرورت کے وقت ارکان مجلس نمائندگان یا جملہ ارکان جماعت کو اہم معاملہ میں مشورہ کے لیے بلانا۔

☆...... حسب ضرورت علاقائی نظام اور تنظیمی حلقے قائم کرنا۔

☆...... صوبائی اور ضلعی مجالس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق کرنا۔

☆...... جماعت کے کاموں کی انجام دہی کے لیے کارکنوں کا تقرر، ان کے فرائض کا تعین اور ان کی برطرفی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۵) مرکزی مجلس شوریٰ کی ترکیب کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۵) کے مطابق ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کا کیا کام ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۵) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ امیر جماعت کی امداد اور مشورے کا کام کرے گی۔

سوال: دفعہ (۲۵) کے مطابق ”مرکزی مجلس شوریٰ“ کس طرح منتخب ہوگی؟

جواب: دفعہ (۲۵) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ ارکان مجلس نمائندگان کی منتخب کردہ ہوگی۔

سوال: دفعہ (۲۵) کے تحت مجلس شوریٰ کا کیا نام ہوگا؟

جواب: دفعہ (۲۵) کے تحت اس مجلس کا نام ”مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی جموں و کشمیر“ ہوگا۔

سوال: دستور کی کس دفعہ میں ارکان مرکزی مجلس شوریٰ کے اوصاف بیان کیے گئے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۶) میں ارکانِ مرکزی مجلس شوریٰ کے اوصاف بیان کیے گئے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۶) میں مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں مطلوبہ اوصاف کے لیے دستور کی کس دفعہ کا حوالہ دیا گیا ہے؟

جواب: دفعہ (۲۶) میں مرکزی مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لیے کسی کو منتخب کرنے میں انہی اوصاف کو ملحوظ رکھا جائے گا جو دفعہ (۱۴) میں مذکور ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۲۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۲۷) ارکانِ مجلس شوریٰ کے انتخاب کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (الف) میں کس چیز کو اکائی تصور کیا گیا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (الف) میں ہر سرکاری ضلع کو اکائی تصور کیا گیا۔ چاہے ضلع میں جماعت کی طرف سے ضلعی امارت قائم کی گئی ہو یا ضلع کو کسی دوسری تنظیمی اکائی کے ساتھ منسلک رکھا گیا ہو۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (الف) میں سرکاری ضلع کو اکائی تصور کرنے کے لیے کیا شرط رکھی گئی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (الف) میں سرکاری ضلع کو اکائی تصور کرنے کے لیے یہ شرط رکھی گئی کہ ''ضلع (سرکاری) میں (۳۰) ارکان جماعت پائے جائیں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (ب) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ میں ارکان کس بنیاد پر اور کس طرح لیے جائیں گے؟

جواب: دفعہ (۲۷) شق (۱) ضمن (ب) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان تنظیمی اکائیوں کی بنیاد پر اس طرح لیے جائیں گے کہ ہر اکائی سے منتخب شدہ ارکان مجلس نمائندگان میں چار کے تناسب میں ایک اور تناسب کے علاوہ دو (۲) یا دو (۲) سے زائد ارکان مجلس نمائندگان میں ایک مرکزی شوریٰ کے لیے منتخب کیا جائے گا۔

سوال: کیا امیر جماعت اور قیّم جماعت کو رکن شوریٰ منتخب کرنا ضروری ہے؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ بھی دیجیے۔

جواب: دستور کی دفعہ (۲۷) شق (۲) کے مطابق امیر جماعت اور قیّم جماعت بر بنائے عہدہ اس مجلس کے بھی صدر اور معتمد ہوں گے اس لیے ان کو رکنِ شوریٰ منتخب کرنے کی

ضرورت نہ ہوگی۔

سوال: اگر مجلس شوریٰ میں کوئی نشست خالی ہو جائے تو دستور کے مطابق کتنے عرصے کے اندر اس کو پُر کرنا لازمی ہوگا؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ دیجئے۔

جواب: دفعہ (۲۷) شق (۳) کے مطابق اگر مجلس شوریٰ کی کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس کو تین ماہ کے اندر پُر کرنا ہوگا۔

سوال: مجلس شوریٰ کا اجلاس کہاں پر منعقد ہوگا؟ کیا اجلاس کا مقام تبدیل کیا جا سکتا ہے اور مقام کی تبدیلی کا مجاز کون ہوگا؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ دیجئے۔

جواب: دفعہ (۲۷) شق (۴) کے مطابق مجلس شوریٰ کا اجلاس مرکز میں ہوا کرے گا۔ حالات کے مطابق مقام کو تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے جس کے لیے امیر جماعت مجاز ہوگا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۸) مرکزی مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۲۸) کے مطابق مجلس شوریٰ کے انتخاب مکمل ہونے کے بعد کتنے عرصے میں افتتاحی اجلاس بلانا لازمی ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۸) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد ایک مہینہ کے اندر اندر امیر جماعت اس کا افتتاحی اجلاس طلب کرے گا اور ارکان شوریٰ کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں سے نیز جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کر کے ہر اہم مسئلہ کے سلسلہ میں بروقت اقدام کرتا رہے گا۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ کی معیاد کا ذکر کس دفعہ میں درج ہے؟

جواب: مرکزی مجلس شوریٰ کی معیاد کا ذکر دستور کی دفعہ (۲۹) میں درج ہے۔

سوال: دفعہ اور ضمن کا حوالہ دے کر بتایئے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب کتنے عرصے کے لیے ہوگا۔

جواب: دفعہ (۲۹) شق (۱) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان کا انتخاب تین سال کے لیے ہوگا۔

سوال: نئی مجلس شوریٰ کا انتخاب بروقت نہ ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۲۹) شق (۲) کے مطابق اگر کبھی غیر معمولی حالات کی وجہ سے نئی مجلس شوریٰ کا بروقت انتخاب نہ ہو پائے تو امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ جماعت کے تنظیمی صوبوں اور اضلاع کے امراء کے مشورہ سے موجود الوقت مجلس شوریٰ کی معیاد میں چھ ماہ یا زیادہ سے زیادہ ایک سال کا اضافہ کردے۔

سوال: دستور کی کس دفعہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کے معمولی اجلاس کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۳۰) ضمن (الف) میں مرکزی مجلس شوریٰ کے معمولی اجلاس کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ سال میں کتنی مرتبہ مجتمع ہوا کرے گی؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ دیجیے۔

جواب: دفعہ (۳۰) ضمن (الف) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ عموماً سال میں دو مرتبہ مجتمع ہوا کرے گی۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ کا سال کے دوسرے اجلاس کا ایجنڈا کیا رہے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۰) ضمن (الف) کے مطابق سال کے دوسرے اجلاس میں جماعت کا سالانہ رپورٹ اور بجٹ پیش ہوں گے۔ جماعت کے سال بھر کے کام کا جائزہ لیا جائے گا اور آئندہ سال کے لیے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ کے غیر معمولی اجلاس کا تذکرہ دستور کی کس دفعہ میں ہوا ہے؟

جواب: مرکزی مجلس شوریٰ کے غیر معمولی اجلاس کا تذکرہ دستور کی دفعہ (۳۰) ضمن (ب) میں ہوا ہے۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس کس وقت طلب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۰) ضمن (ب) شق (ا) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس امیر جماعت کسی بھی وقت طلب کر سکے گا۔

سوال: مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس کن صورتوں میں طلب کیا جا سکتا ہے۔

جواب: دستور کی دفعہ (۳۰) ضمن (ب) شق (۲) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس مندرجہ ذیل صورتوں میں طلب کیا جائے گا۔

☆......جب کہ اس مجلس کے کم سے کم تین ارکان اس کے انعقاد کا امیر جماعت سے تحریری مطالبہ کریں گے۔

☆......جب کہ امیر جماعت کا منصب خالی ہو جائے اور کوئی قائمقام یا عارضی امیر موجود نہ ہو۔ اس صورت میں جماعت کا مرکزی شعبۂ تنظیم اس کو طلب کرنے کا مجاز ہوگا۔

سوال: کیا ضلعی اور صوبائی اجتماعات کے انعقاد پر مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۰) ضمن (ب) شق (۳) کے تحت ضلعی یا صوبائی اجتماعات پر مرکزی مجلس شوریٰ کو وقتی یا مقامی ضروریات کی بنا پر منعقد کیا جا سکتا ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۳۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۳۱) مرکزی مجلس شوریٰ میں غیر ارکان کی شرکت کے بارے میں ہے۔

سوال: کب اور کس دفعہ کے تحت غیر ارکان کو مجلس شوریٰ کے اجلاس میں مشورے کے لیے شریک کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۱) کے تحت اگر امیر جماعت کسی خاص مسئلے کے متعلق اس بات کی ضرورت محسوس کرے کہ مجلس شوریٰ کے ارکان کے علاوہ کسی دوسرے شخص یا اشخاص کو شریک مشورہ کیا جائے تو اس شخص یا ان اشخاص کو بھی شریک اجلاس کر سکتا ہے۔

سوال: غیر ارکان کی مجلس شوریٰ میں شرکت کی صورت میں کیا مسئلے کے فیصلے میں اُن کی رائے بھی لی جائے گی؟

جواب: نہیں! دفعہ (۳۱) کے مطابق مسئلہ کا فیصلہ ارکان مجلس کی رائے سے ہی ہوگا۔

سوال: ارکان مجلس شوریٰ کی حاضری کا نصاب کس دفعہ میں درج ہے؟

جواب: ارکان مجلس شوریٰ کی حاضری کا نصاب دستور کی دفعہ (۳۲) میں درج ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۲) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد کرانے کے لیے ارکان کی حاضری کا نصاب کیا ہونا چاہیے؟

جواب: دفعہ (۳۲) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کا نصاب اس کے ارکان کی دو تہائی (۲/۳) پر مشتمل ہونا چاہیے۔

سوال: اگر مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ارکان کی حاضری کا نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑے تو کیا اگلے اجلاس کے لیے بھی دو تہائی نصاب ہونا ضروری ہے۔

جواب: دفعہ (۳۲) کے مطابق اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے سے ملتوی کرنا پڑے تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۳۳) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۳۳) مرکزی مجلس شوریٰ میں ''نزاعی امور میں فیصلے کا طریقہ'' کے متعلق ہے۔

سوال: دفعہ (۳۳) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں میں کس طریقے پر فیصلے کیے جائیں گے؟

جواب: دفعہ (۳۳) کے مطابق مرکزی مجلس شوریٰ کی کارروائیوں میں بالعموم کثرت رائے سے ہی فیصلے کیے جائے گے۔

سوال: اگر کسی خاص مسئلے میں امیر جماعت اور مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور دونوں میں کوئی بھی دوسرے کے مقابلے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہو تو فیصلہ کن صورت کیا ہوگی؟

جواب: دفعہ (۳۳) کے مطابق اگر کسی خاص مسئلے میں امیر جماعت اور مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہو تو فیصلہ کن صورت یہ ہوگی کہ ارکان مجلس نمائندگان سے استصواب کر کے تدابیر اور مصالح میں ارکان کی کثرت اور اجتہاد و تعبیرِ نصوص کے بارے میں جماعت کے اہل علم حضرات کی رائے قبول کی جائے گی۔

سوال: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض کا تذکرہ دستور کی کس دفعہ میں کیا گیا ہے؟

جواب: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض کا تذکرہ دستور کی دفعہ (۳۴) میں کیا گیا ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۴) کے شق (۱)، (۲)، (۳) اور شق (۴) میں مجلس شوریٰ کا بحثیت مجموعی اور اس کے ارکان کا فرداً فرداً جن فرائض کا ذکر کیا گیا ہے اُنہیں لکھیے۔

جواب: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۱) ''وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔''

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۲) ''وہ امیر اور جماعت اور خود اپنے آپ پر ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ وہ جماعت کے عقیدہ پر قائم، اس کے نصب العین سے وابستہ اور صحیح اسلامی طریقہ کار کے پابند رہیں۔''

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۳): ''مجلس کے ہر اجلاس میں پابندی سے شریک

جواب: دفعہ (۳۳) کے مطابق اگر کسی خاص مسئلے میں امیر جماعت اور مجلس شوریٰ یا اس کی اکثریت کے درمیان اختلاف ہو جائے اور دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہ ہو تو فیصلہ کن صورت یہ ہوگی کہ ارکان مجلس نمائندگان سے استصواب کر کے تدابیر اور مصالح میں ارکان کی کثرت اور اجتہاد و تعبیرِ نصوص کے بارے میں جماعت کے اہل علم حضرات کی رائے قبول کی جائے گی۔

سوال: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض کا تذکرہ دستور کی کس دفعہ میں کیا گیا ہے؟

جواب: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض کا تذکرہ دستور کی دفعہ (۳۴) میں کیا گیا ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۴) کے شق (۱)، (۲)، (۳) اور شق (۴) میں مجلس شوریٰ کا بحیثیت مجموعی اور اس کے ارکان کا فرداً فرداً جن فرائض کا ذکر کیا گیا ہے اُنہیں لکھیے۔

جواب: ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۱) ''وہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور وفاداری کو ہر چیز پر مقدم رکھیں۔''

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۲) ''وہ امیر اور جماعت اور خود اپنے آپ پر ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ وہ جماعت کے عقیدہ پر قائم، اس کے نصب العین سے وابستہ اور صحیح اسلامی طریقہ کار کے پابند رہیں۔''

☆...... دفعہ (۳۴) شق (۳): ''مجلس کے ہر اجلاس میں پابندی سے شریک

ہوں''

☆......دفعہ(۳۴)شق(۴):''ہر معاملے میں اپنے علم اور ایمان وضمیر کے مطابق اپنی حقیقی رائے کا صاف صاف اظہار کریں۔

سوال: دستور کی دفعہ(۳۴)شق(۵) میں ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض میں کس چیز سے پرہیز کرنے کے لیے کہا گیا؟

جواب: دستور کی دفعہ(۳۴)شق(۵) میں جماعت کے اندر پارٹیاں اور بلاک بنانے سے پرہیز کرنے کے لیے کہا گیا اور اگر مجلس شوریٰ یا جماعت میں کوئی شخص اس کی کوشش کرتا نظر آئے تو اس کی ہمت افزائی کرنے یا اس سے تغافل برتنے کے بجائے اس کی اصلاح کی طرف فوری توجہ دینا ارکان مجلس شوریٰ کے فرائض میں شامل ہے۔

سوال: دفعہ(۳۴)شق(۵) میں جماعت کے اندر پارٹیاں اور بلاک بنانے والے کے خلاف کس دفعہ اور شق کے تحت کارروائی عمل میں لانے کا ذکر ہے؟

جواب: دفعہ(۳۴)شق(۵) میں جماعت کے اندر پارٹیاں اور بلاک بنانے والے کے خلاف ناگزیر صورت میں دفعہ(۹۰) تحت کارروائی عمل میں لانے کا ذکر ہے۔

سوال: دفعہ(۳۴)شق(۶) اور شق(۷) میں ارکان مرکزی شوریٰ کے کن فرائض کا ذکر ہے؟

جواب: دفعہ(۳۴)شق(۶) اور شق(۷) میں بالترتیب ارکان مرکزی شوریٰ کے مندرجہ ذیل فرائض کا ذکر ہے۔

☆......وہ جماعت اور اس کے کام میں جہاں کوئی خرابی محسوس کریں، اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

☆......وہ آداب مجلس کے تمام اسلامی احکام کا پورا پورا لحاظ رکھا کریں۔

سوال: دستور جماعت اسلامی جموں وکشمیر کی دفعہ (۳۵) میں کس چیز کا ذکر ہے؟

جواب: دستور جماعت اسلامی جموں وکشمیر کی دفعہ (۳۵) میں مرکزی مجلس شوریٰ کے اختیارات کا ذکر ہے۔

سوال: دفعہ (۳۵) شق (۱) میں مرکزی مجلس شوریٰ کو کیا اہمیت دی گئی؟

جواب: دفعہ (۳۵) شق (۱) کے مطابق مجلس کے مشورے کے بغیر امیر جماعت کسی اہم جماعتی معاملہ کا فیصلہ نہیں کر سکے گا۔

سوال: دفعہ (۳۵) شق (۱) کے مطابق کن امور میں امیر فیصلہ لینے کے لیے امیر جماعت کو مجلس کے مشورے کی ضرورت نہیں ہے؟

جواب: دفعہ (۳۵) شق (۱) کے مطابق اُن امور میں امیر جماعت کو مجلس شوریٰ کے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے جن کو دستور کی دفعہ (۲۴) میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال: کیا مجلس شوریٰ امیر پر عدم اعتماد کی تجویز پاس کر سکتی ہے اور اس سلسلے میں حتمی فیصلہ کے لیے کن کی طرف رجوع کرنا ہوگا؟ دفعہ اور ضمن بھی لکھیے:

جواب: دستور کی دفعہ (۳۵) شق (۲) کے تحت مجلس امیر پر عدم اعتماد کی تجویز پاس کر سکتی ہے مگر حتمی فیصلہ کے لیے مجلس نمائندگان کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

سوال: کن صورتوں میں مجلس امیر پر عدم اعتماد کی تجویز پاس کر سکتی ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۵) شق (۲) ضمن (الف) اور (ب) کے تحت ان صورتوں میں مجلس امیر پر عدم اعتماد کی تجویز پاس کر سکتی ہے جبکہ وہ:

☆...... کسی نص صریح کی خلاف ورزی کرے۔

☆...... تدابیر میں کوئی غلط روش اختیار کرے، جس سے جماعت کے نظم کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔اس کا طریق کار دفعہ (۸۶) میں واضح کر دیا گیا ہے۔

سوال: جماعت کی امارت کا منصب خالی ہو جانے کی صورت میں مرکزی مجلس شوریٰ کے کیا اختیارات ہونگے؟

جواب: دفعہ (۳۵) شق (۳) کے مطابق مجلس شوریٰ جماعت کی امارت کا منصب خالی ہو جانے کی صورت میں دفعہ (۲۲) شق (۴) کے تحت عارضی امیر کا تقرر کرے گی۔

سوال: دفعہ (۳۵) شق (۴) میں رکن مرکزی مجلس شوریٰ کو کس بات کا حق دیا گیا ہے؟

جواب: دفعہ (۳۵) شق (۴) میں مجلس شوریٰ کے ہر رکن کو مجلس کے اجلاس میں بحث وتنقید، محاسبہ اور آزادانہ رائے کا حق حاصل ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۳۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۳۶) قیم جماعت اسلامی کے منصب اور اس کی تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۶) میں قیم جماعت اسلامی کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۶) میں بتایا گیا کہ "اس جماعت (جماعت اسلامی) کا ایک قیم ہوگا جس کو امیر جماعت، مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورہ سے مقرر کرے گا۔

سوال: قیمؔ جماعت کے لیے مطلوبہ صفات کس دفعہ میں درج ہیں؟

جواب: قیم جماعت کے لیے مطلوبہ صفات دستور کی دفعہ (۳۷) میں درج ہیں۔

سوال: قیم جماعت کے تقرر میں کن اوصاف کوملحوظ رکھا جائے گا؟

جواب: دفعہ (۳۷) کے مطابق قیم جماعت کے تقرر میں حسب ذیل اوصاف کوملحوظ نظر رکھا جائے گا۔

☆......عہدۂ قیم یا کسی اور جماعتی منصب کا امیدوار یا خواہش مند نہ ہو۔

☆......فہم دین، تقویٰ، امانت داری، تدبر، اصابت رائے، معاملہ فہمی، قوتِ فیصلہ، حلم وبردباری، تحریک اسلامی کے مزاج شناسی اور اس سے وابستگی، دستور جماعت کی پابندی اور راہ خدا میں استقامت اور تنظیمی صلاحیت کے لحاظ سے ارکان جماعت سے بہتر ہو۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۸) قیم جماعت کے فرائض کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۳۸) شق (۱) کے مطابق جماعت کے تمام مرکزی شعبوں کا نگران اور انہیں اطمینان بخش طریقے پر چلانے کا ذمہ دار کون ہوگا؟

جواب: دفعہ (۳۸) شق (۱) کے مطابق قیم جماعت، جماعت کے تمام مرکزی شعبوں کا نگران اور انہیں اطمینان بخش طریقے پر چلانے کا ذمہ دار ہوگا۔

سوال: دفعہ (۳۸) شق (۲) میں قیم جماعت کے فرائض میں کیا شامل ہے؟

جواب: دفعہ (۳۸) شق (۲) میں قیم جماعت کے فرائض میں یہ شامل رکھا گیا کہ وہ:"

جماعت کے نظام کو ٹھیک قائم رکھے۔ تمام ماتحت جماعتوں پر نگاہ رکھے اور انہیں اور انکے کارکنوں اور ارکان کو تحریک اسلامی کی خدمت کے لیے اُبھارتا رہے اور جماعت کی کارکردگی سے امیر جماعت کو ہر وقت باخبر رکھے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۳۸) شق (۳) کے مطابق قیم جماعت کو کن کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھنا ہوگا؟ کن کی کارروائیوں سے باخبر رہنا ہوگا اور کیا کرنا ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۸) شق (۳) کے مطابق قیم جماعت اپنے ماتحت کارکنوں، جماعتوں اور ارکان سے مسلسل رابطہ رکھے، ان کی کارروائیوں سے باخبر رہے، انہیں حالات کے مطابق ہدایت دیتا رہے اور موقع و محل کے مطابق مناسب تدابیر و اقدامات کرے۔

سوال: قیم جماعت کن کی ہدایات کے تحت اپنے فرائض انجام دے گا اور وہ کس کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ دفعہ اور شق بھی بتائیے۔

جواب: دفعہ (۳۸) شق (۴) کے مطابق: ''قیم جماعت اپنے فرائض امیر جماعت کی ہدایت کے تحت انجام دے گا اور اس ضمن میں وہ امیر جماعت کے سامنے جوابدہ ہوگا۔''

سوال: قیم جماعت کی برخاستگی کا ذکر دستور کی کس دفعہ میں ہے؟

جواب: قیم جماعت کی برخاستگی کا ذکر دستور کی دفعہ (۳۹) میں ہے۔

سوال: دفعہ (۳۹) کے مطابق قیم جماعت کب تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۳۹) کے مطابق ''قیم جماعت اس وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ

سکے گا جب تک کہ امیر جماعت اس کے کام سے مطمئن ہو۔"

سوال: دفعہ (۳۹) کے مطابق قیم جماعت کی برخاستگی کس کے مشورے سے ہوگی؟

جواب: دفعہ (۳۹) کے مطابق قیم جماعت کی برخاستگی بھی اس کے تقرر کی طرح مجلس شوریٰ کے مشورہ سے ہوگی۔

حصہ چہارم

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) تنظیمی صوبہ جات کے حدود کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) کے مطابق جماعتی نظام کے لیے تنظیمی صوبہ جات کی حدود کس طرح اور کون مقرر کرے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) کے مطابق جماعتی نظام کے لیے تنظیمی صوبہ جات کی حدود مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے امیر جماعت مقرر کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) کے مطابق صوبہ کس سے سمجھا جائے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۰) کے مطابق موجودہ نظام حکومت کے صوبہ کو صوبہ سمجھا جائے گا الا یہ کہ کوئی اور تصریح کی جائے۔

سوال: دستور کی کون سی دفعہ صوبائی نظام کے بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۱) صوبہ جات کے نظام کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۴۱) کے مطابق صوبہ جات کا نظام کس چیز پر مشتمل ہوگا؟

جواب: دفعہ (۴۱) کے مطابق صوبہ جات کا نظام امیر صوبہ، صوبائی مجلس شوریٰ اور قیم صوبہ پر مشتمل ہوگا اِلا یہ کہ مقامی حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔

سوال: جماعت اسلامی کے دستور کی دفعہ (۴۲) کس بارے میں ہے؟

جواب: جماعت اسلامی کے دستور کی دفعہ (۴۲) امیر صوبہ کی حیثیت کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۴۲) کے مطابق صوبہ کے ذمہ دار کی حیثیت کیا ہوگی؟

جواب: دفعہ (۴۲) کے مطابق صوبہ کا ذمہ دار ایک امیر ہوگا جو امیر صوبہ کہلائے گا۔

سوال: صوبہ میں امیر صوبہ کی حیثیت کیا ہوگی؟

جواب: دفعہ (۴۲) کے مطابق صوبہ میں امیر صوبہ کی حیثیت امیر جماعت کے نائب کی ہوگی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۴۳) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۳) امیر صوبہ کے تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر صوبہ کی تقرری کس طرح ہوگی اور اس کی تقرری میں کس امر کو پیش نظر رکھا جائے گا؟ دفعہ اور ضمن کا حوالہ دیجیے۔

جواب: دستور کی دفعہ (۴۳) ضمن (الف) کے مطابق ''امیر صوبہ کا تقرر امیر جماعت کرے گا دفعہ (۲۴) ضمن (۱۰) اور اس تقرر میں وہ اس امر کو پیش نظر رکھے گا کہ مجوزہ امیر صوبہ اپنے صوبہ کی حد تک ان اوصاف کا زیادہ سے زیادہ حامل ہے جو اس دستور کی دفعہ (۲۱) میں مذکور ہیں۔''

سوال: دستور کی دفعہ (۴۳) ضمن (ب) کے مطابق امیر صوبہ کا تقرر کتنی مدت کے لیے ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۳) ضمن (ب) کے مطابق ''امیر صوبہ کا تقرر تین سال کے لیے ہوگا۔''

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۴) امیر صوبہ کے فرائض و اختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۴) کے مطابق صوبہ میں امیر صوبہ کے فرائض و اختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۴) کے مطابق امیر صوبہ کے فرائض اپنے صوبہ میں وہی ہوں گے جو امیر جماعت دفعہ (۲۳۔۲۴) کے تحت پوری جماعت کے سلسلہ میں انجام دیتا ہے۔ اس ضمن میں امیر صوبہ مرکز کے مشورہ و ہدایات کے تحت کام کرے گا اور جوابدہی کا مکلّف ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۵) صوبائی مجلس شوریٰ کی ترکیب و میعاد کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۴۵) کی شق (۱)، (۲) اور شق (۴) کے مطابق صوبائی مجلس شوریٰ کی ترکیب کیا ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۵) کی شق (۱)، (۲) اور شق (۴) کے مطابق صوبائی مجلس شوریٰ کی ترکیب بالترتیب اس طرح ہوگی:

☆......ہر صوبہ کی مجلس شوریٰ ارکانِ صوبہ کی منتخب کردہ ہوگی۔

☆......ارکان مجلس کی تعداد دس (۱۰) سے تجاوز نہیں کرے گی۔

☆......امیر صوبہ اور قیم صوبہ بر بنائے عہدہ اپنے صوبہ کی مجلس شوریٰ کے صدر اور معتمد ہوں گے اس لیے ان کو اس مجلس کا رکن منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۵) کی شق (۳) کے مطابق صوبائی مجلس شوریٰ کی میعاد کتنی ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۵) کی شق (۳) کے مطابق صوبائی مجلس شوریٰ کا انتخاب تین سال کے لیے ہوگا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۴۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۶) صوبائی مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۶) ضمن (الف) کے مطابق امیر صوبہ کو کتنے عرصے کے اندر اندر صوبائی مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس طلب کرنا لازمی ہے اور اس اجلاس کا ایجنڈا کیا رہے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۶) ضمن (الف) کے مطابق صوبہ کی مجلس شوریٰ کا انتخاب مکمل ہو جانے کے بعد امیر صوبہ پندرہ دن کے اندر اندر مجلس کا افتتاحی

اجلاس بلائے گا جس میں تمام ارکانِ شوریٰ کو امیر صوبہ ان کے فرائض اور ذمہ داریوں اور صوبہ میں جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کر کے کام کا آغاز کرے گا۔

سوال: صوبائی مجلس شوریٰ کی حاضری کا نصاب کیا رہنا چاہیے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۶) ضمن (ب) کے مطابق صوبائی مجلس شوریٰ کی حاضری نصاب دستور جماعت کی دفعہ (۳۲) کے مطابق رہے گا۔
(مجلس شوریٰ کا نصاب اس کے ارکان کے دو تہائی (۲/۳) پر مشتمل ہوگا لیکن اگر کوئی اجلاس نصاب پورا نہ ہونے سے ملتوی کرنا پڑے گا تو پھر اس کے بعد دوسرے اجلاس کے لیے کوئی نصاب نہ ہوگا۔)

سوال: دستور کی دفعہ (۴۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۷) امیر صوبہ اور صوبائی مجلس شوریٰ کے باہمی تعلق کے متعلق ہے۔

سوال: امیر صوبہ کا صوبائی مجلس شوریٰ کے ساتھ کس نوعیت کے تعلقات رہیں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۷) کے تحت امیر صوبہ روزمرہ معاملات کے سوا تمام معاملات صوبہ کی مجلس شوریٰ کے مشورہ سے طے کرے گا۔

سوال: امیر صوبہ اور صوبائی مجلس شوریٰ کے درمیان نزاع پیدا ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: دفعہ (۴۷) کے مطابق امیر صوبہ اور اسکی مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہونے کی صورت میں امیر جماعت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۸) صوبائی مجلس شوریٰ کے معمولی وغیر معمولی اجلاس کے متعلق ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۴۸) کے تحت صوبہ کی مجلس شوریٰ کا معمولی اجلاس سال میں کتنی مرتبہ منعقد ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۴۸) کے تحت صوبہ کی مجلس شوریٰ کا معمولی اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوا کریں گے۔

سوال: صوبہ کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس کب بلایا جا سکتا ہے؟

جواب: دفعہ (۴۸) کے مطابق صوبہ کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں کسی بھی وقت بلایا جا سکے گا۔

(الف): امیر صوبہ اس کی ضرورت محسوس کرے۔

(ب)۔ صوبہ کی مجلس شوریٰ کے کم از کم تین ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔

(ج)۔ امیر صوبہ کے موجود نہ ہونے کی صورت میں صوبائی شعبۂ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔

(د)۔ مرکزی نظم اسے منعقد کرنے کا حکم دے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۴۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۹) صوبہ کی مجلس شوریٰ کے فرائض واختیارات کے متعلق ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۴۹) شق (ا) کے تحت صوبہ کی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے

اپنے صوبہ میں کیا فرائض ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۴۹) شق (۱) کے تحت صوبہ کی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے اپنے صوبہ میں وہی فرائض و اختیارات ہوں گے جو مرکزی مجلس شوریٰ اور اس کے ارکان کے پورے جماعت کے نظم میں دفعہ (۳۴) اور دفعہ (۳۵) کے تحت ہیں۔

سوال: صوبائی مجلس شوریٰ کے فیصلے کو کس کی توثیق کی ضرورت ہے؟ اور کتنے دنوں کے اندر توثیق کرانی ضروری ہے؟

جواب: دفعہ (۴۹) شق (۲) کے مطابق امیر صوبہ ضروری تفصیلات کے ساتھ صوبہ کی مجلس شوریٰ کے فیصلے پندرہ روز کے اندر اندر امیر جماعت کے پاس برائے توثیق بھیج دینے کا مکلّف ہوگا۔

سوال: کیا امیر جماعت کی توثیق کے بغیر امیر صوبہ صوبائی مرکزی شوریٰ کے فیصلے پر قدم اُٹھا سکتا ہے؟ دفعہ اور شق کا حوالہ دیجئے۔

جواب: دفعہ (۴۹) شق (۲) کے تحت اگر کبھی صوبے کی مجلس شوریٰ کی رائے یہ ہو کہ کسی خاص معاملے میں اس کے کسی فیصلے کے مطابق فوری طور قدم اُٹھانا ناگزیر ہے تو توثیق حاصل ہو جانے سے قبل بھی امیر صوبہ قدم اُٹھا سکتا ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۰) قیم صوبہ کی تقرری کے متعلق ہے۔

سوال: قیم صوبہ کی تقرری کون اور کس طرح کرے گا؟

جواب: دفعہ (۵۰) ضمن (الف) کے مطابق قیم صوبہ کا تقرر امیر صوبہ اپنی مجلس شوریٰ کے

مشورے سے کرے گا۔

سوال: دفعہ (۵۰) ضمن (الف) کے مطابق قیم صوبہ کب تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا؟

جواب: دفعہ (۵۰) ضمن (الف) کے مطابق قیم صوبہ اس وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکے گا جب تک امیر صوبہ اس کے کام سے مطمئن رہے۔

سوال: دفعہ (۵۰) ضمن (ب) کے مطابق قیم صوبہ کی برخاستگی کس کے مشورے سے ہوگی؟

جواب: دفعہ (۵۰) ضمن (ب) کے مطابق قیم صوبہ کی برخاستگی بھی صوبائی شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۱) قیم صوبہ کے مطلوبہ اوصاف کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۵۱) کے مطابق قیم صوبہ کے مطلوبہ اوصاف کیا ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۱) کے مطابق قیم صوبہ کے مطلوبہ اوصاف بھی وہی ہوں گے جو دستور کی دفعہ (۳۷) میں مذکور ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۵۲) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۲) قیم صوبہ کے فرائض واختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۲) کے مطابق قیم صوبہ کے فرائض واختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۲) کے مطابق قیم صوبہ اپنے صوبے میں وہی فرائض انجام دے گا

جو قیم جماعت کے فرائض و اختیارات پوری جماعت کے لیے دفعہ (۳۸) میں درج ہیں۔

حصہ پنجم

سوال: دستور جماعت کا حصہ پنجم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ پنجم ضلعی نظام کے بارے میں ہے۔

سوال: جماعتی تنظیم کے لیے اضلاع کے حدود دستور کی کس دفعہ میں درج ہیں؟

جواب: جماعتی تنظیم کے لیے اضلاع کے حدود دستور کی دفعہ (۵۳) میں درج ہیں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۳) شق (۱) کے مطابق جماعتی تنظیم کے لیے اضلاع کے حدود کس طرح مقرر ہونگے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۳) شق (۱) کے مطابق جماعتی تنظیم کے لیے اضلاع کے حدود امیر جماعت بہ مشورہ مرکزی مجلس شوریٰ مقرر کرے گا۔ موجودہ نظام ریاست کے ضلع کو ہی ضلع مانا جائے گا اِلّا یہ کہ دوسرے تصریح کی جائے۔

سوال: ضلعی نظام کن افراد پر مشتمل ہوگا؟ دفعہ اور شق کا حوالہ دیجیے۔

جواب: دستور کی دفعہ (۵۳) شق (۲) کے مطابق ان اضلاع کا نظام امیر ضلع، ضلعی مجلس شوریٰ اور قیم ضلع پر مشتمل ہوگا اِلّا یہ کہ مقامی حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۴) ضلعی نظام میں امیر ضلع کی حیثیت کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۵۴) کے تحت ہر تنظیمی ضلع کا ذمہ دار کیا کہلایا جائے گا اور اس کی حیثیت اپنے ضلع میں کیا ہوگی؟

جواب: دفعہ (۵۴) کے تحت ہر تنظیمی ضلع کا ذمہ دار ایک امیر ہوگا جو امیر ضلع کہلایا جائے گا اور اس کی حیثیت اپنے ضلع میں امیر صوبہ کے نائب کی ہوگی۔

سوال: دستور کی کس دفعہ میں امیر ضلع کی تقرری کا ذکر ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۵) میں امیر ضلع کی تقرری کا تذکرہ ہے۔

سوال: دفعہ (۵۵) کے تحت امیر ضلع کا تقرر کس طرح کیا جائے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۵) ضمن (الف) کے تحت امیر ضلع کا تقرر امیر صوبہ امیر جماعت کی منظوری سے کرے گا۔

سوال: امیر ضلع کے تقرری میں کس امر کو پیش نظر رکھا جائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۵) ضمن (الف) کے مطابق امیر ضلع کے تقرر میں اس امر کو پیش نظر رکھا جائے گا کہ مجوزہ امیر اپنے ضلع کی حد تک ان اوصاف کا زیادہ سے زیادہ حامل ہو جو اسی دستور کی دفعہ (۲۱) میں مذکور ہیں۔

سوال: دفعہ (۵۵) ضمن (ب) کے تحت امیر ضلع کی تقرری کتنے عرصے کے لیے ہوگی؟

جواب: دفعہ (۵۵) ضمن (ب) کے تحت امیر ضلع کی تقرری ایک سال کے لیے ہوگی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۶) ضلع میں امیر ضلع کے فرائض واختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: ضلع میں امیر ضلع کے فرائض واختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دفعہ (۵۶) کے مطابق ہر امیر ضلع کے فرائض واختیارات اپنے ضلع میں بنیادی طور پر وہی ہوں گے جو دفعہ (۴۳) کے تحت امیر صوبہ اپنے صوبہ میں انجام دیتا ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۷) امیر ضلع کی برخاستگی کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر ضلع اپنے عہدے پر کب تک قائم رہے گا؟

جواب: دفعہ (۵۷) کے تحت ہر امیر ضلع اپنے عہدہ پر اس وقت تک کام کرتا رہے گا جب تک امیر صوبہ اس کے کام سے مطمئن ہو لیکن اس کی برخاستگی بھی امیر جماعت کی منظوری سے ہوگی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۵۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۸) ضلع مجلس شوریٰ کی ترکیب و معیاد کے بارے میں ہے۔

سوال: ضلعی مجالس کن اضلاع میں قائم کی جائیں گی؟

جواب: دفعہ (۵۸) شق (ا) کے مطابق ضلعی مجالس شوریٰ ان ہی اضلاع میں قائم کی جائیں گی جن میں ارکان جماعت کی تعداد کم سے کم تیس (۳۰) یا مقامی جماعتوں کی تعداد کم سے کم پانچ ہو۔

سوال: ضلع کی مجلس شوریٰ کو کون منتخب کرے گا؟

جواب: دفعہ (۵۸) شق (۱) کے مطابق ضلع کی مجلس شوریٰ ارکان ضلع کی منتخب کردہ ہوگی۔

سوال: دفعہ (۵۸) شق (۳) کے مطابق ارکان ضلعی مجلس شوریٰ کی تعداد کتنی ہوگی؟

جواب: دفعہ (۵۸) شق (۳) کے مطابق ارکان ضلعی مجلس شوریٰ کی تعداد زیادہ سے زیادہ آٹھ ہوگی۔

سوال: ارکان ضلعی مجلس شوریٰ کا انتخاب کتنے عرصے کے لیے ہوگا؟

جواب: دفعہ (۵۸) شق (۴) کے مطابق ارکان مجلس کا انتخاب ایک سال کے لیے ہوگا۔

سوال: کیا امیر ضلع اور قیم ضلع کا ضلعی مجلس شوریٰ کا رکن ہونا ضروری ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۸) شق (۴) کے مطابق ''امیر ضلع اور قیم ضلع اپنی ضلعی مجلس شوریٰ کے بربنائے عہدہ صدر اور معتمد ہوں گے اس لیے ان کو مجلس کا رکن منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔''

سوال: امیر ضلع کی تقرری کے بعد ضلعی شوریٰ کا انتخاب کتنے عرصے کے اندر کرنا ضروری ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۸) کی شق (۶) کے مطابق ضلع کی مجلسِ شوریٰ کا انتخاب امیر ضلع کی تقرری کے بعد پندرہ دنوں کے اندر اندر ہوگا۔

سوال: ضلع کی مجلس شوریٰ کے لیے اجلاس کا نصاب کیا ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۵۸) شق (۷) کے مطابق ضلع کی مجلس شوریٰ کا نصاب دو تہائی (۲/۳) ہوگا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۵۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۹) ضلعی مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر ضلع ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس انتخاب ہونے کے بعد کتنے عرصے میں بلائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۹) کے مطابق ”امیر ضلع مجلس شوریٰ کا انتخاب ہونے کے بعد پندرہ دنوں کے اندر اندر اس کا افتتاحی اجلاس بلائے گا۔“

سوال: دستور کی دفعہ (۵۹) کے مطابق ضلعی شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا بنیادی ایجنڈا کیا رہے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۵۹) کے مطابق ضلعی شوریٰ کے افتتاحی اجلاس میں امیر ضلع ارکینِ مجلس کا اُن کے فرائض اور ذمہ داریوں اور ضلع میں جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کر کے کام کا آغاز کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۰) امیر ضلع اور اس کی مجلسِ شوریٰ کے تعلق بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۰) شق (ا) کے مطابق امیر ضلع اور اس کے مجلس شوریٰ کے تعلقات کس نوعیت کے رہیں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۰) شق (ا) کے مطابق ”ضلع میں مجلس شوریٰ قائم ہونے کی صورت میں امیر ضلع روزمرہ کے معاملات کے سوا تمام اہم معاملات اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا جس کی توثیق امیر صوبہ کرے گا۔

سوال: امیر ضلع اور ضلعی مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۰) شق (۲) کے مطابق امیر ضلع اور مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہونے کی صورت میں امیر صوبہ کی طرف رجوع کیا جائے گا اور وہاں بھی یہ نزاع رفع نہ ہوسکے تو امیر جماعت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۱) ضلعی مجلس شوریٰ کے اجلاس کے بارے میں ہے۔

سوال: ضلعی مجلس شوریٰ کے معمولی اجلاس سال میں کتنی مرتبہ ہوں گے؟

جواب: دفعہ (۶۱) شق (۱) کے مطابق ضلعی مجلس شوریٰ کے معمولی اجلاس سال میں تین مرتبہ ہوا کریں گے۔

سوال: ضلع کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس کن صورتوں میں بلایا جا سکے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۱) شق (۲) کے مطابق ضلع کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں کسی بھی وقت بلایا جا سکے گا۔

☆......امیر ضلع اس کی ضرورت محسوس کرے۔

☆......ضلع کی مجلس شوریٰ کے کم از کم تین ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔

☆......امیر ضلع موجود نہ ہونے کی صورت میں ضلعی شعبۂ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔

☆......صوبائی یا مرکزی نظم اس کو منعقد کرنے کا حکم دے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۶۲) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۲) قیم ضلع کی تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۲) کے مطابق قیم ضلع کی تقرری کہاں پر ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۲) کے مطابق قیم ضلع کا تقرر اُسی ضلع میں ہوگا جس میں ضلعی شوریٰ قائم ہو۔

سوال: قیم ضلع کا تقرر کون عمل میں لائے گا؟

جواب: قیم ضلع کا تقرر دفعہ (۶۲) کے مطابق امیر ضلع اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۳) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۳) قیم ضلع کی مطلوبہ صفات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۶۳) کے مطابق قیم ضلع کے مطلوبہ صفات کیا ہوں گے؟

جواب: دفعہ (۶۳) کے مطابق قیم ضلع کے مطلوبہ صفات وہی ہوں گے جو دفعہ (۳۷) میں مذکور ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۴) قیم ضلع کے فرائض واختیارات کے متعلق ہے۔

سوال: دفعہ (۶۴) کے مطابق قیم ضلع کے فرائض واختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۴) کے مطابق قیم ضلع کے اپنے ضلع کی حد تک وہی فرائض و اختیارات ہوں گے جو قیم صوبہ کو دفعہ (۵۲) کے تحت حاصل ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۵) قیم ضلع کی برخاستگی کے بارے میں ہے۔

سوال: قیم ضلع اپنے منصب پر کب تک قائم رہ سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۵) کے تحت قیم ضلع اُسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکتا ہے جب تک امیر ضلع اس کے کام سے مطمئن ہو۔

سوال: قیم ضلع کی برخاستگی کس کے مشورے سے ہوگی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۵) کے مطابق قیم ضلع کی برخاستگی بھی ضلعی شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

حصّہ ششم

سوال: دستور جماعت کا حصّہ ششم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ ششم جماعت کے تحصیلی نظام کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۶) جماعت کے تحصیلی نظام کے حدود کے بارے میں ہے۔

سوال: جماعتی نظام کے لیے تحصیلی حدود کس طرح مقرر ہوں گے؟ دفعہ اور شق لکھئے۔

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۶) شق (ا) کے مطابق جماعتی نظام کے لیے تحصیلی حدود، امیر ضلع ضلعی شوریٰ کے مشورے سے مقرر کرے گا۔

سوال: جماعتی نظام کے لیے تحصیلی حدود کیا ہوں گے؟

جواب: دفعہ (٦٦) شق (١) کے مطابق موجودہ نظامِ ریاست کی تحصیل کو تحصیل مانا جائے گا اِلّا یہ کہ کوئی دوسری تصریح کی جائے۔

سوال: تحصیلات کا نظام کن پر مشتمل ہوگا۔

جواب: دستور کی دفعہ (٦٦) شق (٢) کے مطابق تحصیلات کا نظام امیر تحصیل، تحصیل شوریٰ اور قیم تحصیل پر مشتمل ہوگا اِلّا یہ کہ مقامی حالات عارضی طور پر کسی دوسرے انتظام کے متقاضی ہوں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (٦٧) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (٦٧) امیر تحصیل کی تحصیل میں حیثیت کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (٦٧) کے مطابق تحصیل کا ذمہ دار کون ہوگا اور کیا کہلائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (٦٧) کے مطابق ہر تحصیل کا ذمہ دار ایک امیر ہوگا جو امیر تحصیل کہلائے گا۔

سوال: دستور کی دفعہ (٦٧) کے مطابق امیر تحصیل کی تحصیل میں کیا حیثیت ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (٦٧) کے مطابق امیر تحصیل کی حیثیت اپنی تحصیل میں امیر ضلع کے نائب کی ہوگی۔

سوال: دستور کی دفعہ (٦٨) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (٦٨) امیر تحصیل کی تقرری اور اس کے مطلوبہ صفات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (٦٨) کے مطابق امیر تحصیل کی تقرری کس طرح عمل میں

لائی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۸) کے مطابق ''امیر تحصیل کا تقرر امیر ضلع، ضلعی شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۸) کے مطابق امیر تحصیل کے لیے کون سے صفات مطلوب ہیں؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۸) کے مطابق امیر تحصیل کے مطلوبہ صفات وہی ہوں گے جو دفعہ (۵۵) کے تحت امیر ضلع کی مطلوبہ صفات ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۹) امیر تحصیل کے فرائض و اختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۹) کے مطابق امیر تحصیل کے اپنے تحصیل میں فرائض و اختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۶۹) کے مطابق ''امیر تحصیل کے فرائض و اختیارات اپنی تحصیل میں بنیادی طور پر وہی ہوں گے جو امیر ضلع اپنے ضلع میں انجام دیتا ہے۔''

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۶۹) میں امیر تحصیل کے فرائض و اختیارات کے بارے میں دستور جماعت کی کس دفعہ کا حوالہ دیا گیا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۶۹) میں امیر تحصیل کے فرائض و اختیارات کے بارے میں دستور کی دفعہ (۵۶) کا حوالہ دیا گیا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۰) امیر تحصیل کی برخاستگی کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر تحصیل اپنے عہدہ پر کب تک کام کرتا رہے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۰) کے تحت امیر تحصیل اپنے عہدہ پر اُسی وقت تک کام کرتا رہے گا جب تک امیر ضلع اس کے کام سے مطمئن ہو۔

سوال: امیر تحصیل کو کس طرح برخاست کیا جائے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۰) کے تحت امیر تحصیل کی برخاستگی امیر ضلع اور ضلعی شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۱) تحصیلی مجلس شوریٰ کے ترکیب اور معیاد کے بارے میں ہے۔

سوال: تحصیلی مجلس شوریٰ کن تحصیلات میں قائم کی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۱) شق (۱) کے مطابق تحصیل مجلس شوریٰ ان ہی تحصیلات میں قائم کی جائے گی جن میں ارکان کی تعداد کم سے کم آٹھ ہو یا مقامی جماعتیں کم سے کم تین ہوں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۷۱) شق (۲) کے مطابق تحصیل مجلس شوریٰ کو کون منتخب کریں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۱) شق (۲) کے مطابق تحصیل مجلس شوریٰ ارکان تحصیل کی منتخب کردہ ہوگی۔

سوال: ارکان تحصیل مجلس شوریٰ کی زیادہ سے زیادہ تعداد کتنی ہوگی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) شق (۳) کے مطابق ارکانِ تحصیل مجلس شوریٰ کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہوگی۔

سوال: ارکان تحصیل مجلس شوریٰ کا انتخاب کتنے عرصے کے لیے ہوگا؟

جواب: ارکانِ تحصیل مجلس شوریٰ کا انتخاب دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) شق (۴) کے مطابق ایک سال کے لیے ہوگا۔

سوال: کیا تحصیل مجلس شوریٰ کے لیے امیر تحصیل اور قیم تحصیل کا انتخاب کرنا ضروری ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۱۷) شق (۵) کے مطابق امیر تحصیل اور قیم تحصیل، تحصیل شوریٰ کے بر بنائے عہدہ صدر اور معتمد ہوں گے اس لیے ان کو مجلس کا رکن منتخب کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

سوال: امیر تحصیل کی تقرری کے بعد تحصیل شوریٰ کا انتخاب کتنے دنوں کے اندر اندر ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۷) شق (۶) کے مطابق تحصیل کی مجلس شوریٰ کا انتخاب امیر تحصیل کی تقرری کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۲) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۲) تحصیل مجلس شوریٰ کے اِفتتاحی اجلاس کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر تحصیل، تحصیل مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس انتخاب کے کتنے عرصے بعد بلائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۲) کے مطابق امیر تحصیل، تحصیل کی مجلس شوریٰ کے انتخاب کے پندرہ دن کے اندر اندر مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس بلائے گا۔

سوال: تحصیل مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کا ایجنڈا کیا رہے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۲) کے مطابق امیر تحصیل اراکین مجلس کو اُن کے فرائض اور ذمہ داریوں اور تحصیل میں جماعت کے موجود الوقت حالات سے آگاہ کر کے کام کا آغاز کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۳) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۳) امیر تحصیل اور اس کی مجلس شوریٰ کے تعلق کے بارے میں ہے۔

سوال: تحصیل میں مجلس شوریٰ قائم ہونے کی صورت میں امیر تحصیل کس حد تک مجلس شوریٰ سے مشورہ کر سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۳) شق (۱) کے مطابق "تحصیل میں مجلس شوریٰ قائم ہونے کی صورت میں امیر تحصیل روزمرہ کے معاملات کے سوا تمام اہم معاملات اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے طے کرے گا جس کی توثیق امیر ضلع کرے گا۔

سوال: امیر تحصیل اور اس کی مجلس شوریٰ کے درمیان نزاع پیدا ہونے کی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۳) شق (۲) کے مطابق امیر تحصیل اور مجلس شوریٰ میں نزاع پیدا ہونے کی صورت میں امیر ضلع کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اگر وہاں بھی نزاع

رفع نہ ہو سکے تو امیر صوبہ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۴) تحصیل مجلس شوریٰ کے غیر معمولی اجلاس بلانے کے بارے میں ہے۔

سوال: تحصیل مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس کن صورتوں میں بلایا جا سکے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۴) کے مطابق تحصیل کی مجلس شوریٰ کا غیر معمولی اجلاس حسب ذیل صورتوں میں بلایا جا سکے گا۔

(الف): امیر تحصیل اس کی ضرورت محسوس کرے۔

(ب): تحصیل کی مجلس شوریٰ کے کم از کم دو ارکان اس کا تحریری مطالبہ کریں۔

(ج): امیر تحصیل موجود نہ ہونے کی صورت میں تحصیل کا شعبۂ تنظیم اس کی ضرورت محسوس کرے۔

(د): صوبائی یا ضلعی نظم اسے منعقد کرنے کا حکم دے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۵) قیم تحصیل کی تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: قیم تحصیل کا تقرر کن تحصیلات میں ضروری ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۵) کے مطابق قیم تحصیل کا تقرر ان ہی تحصیلات میں ضروری ہوگا جن میں تحصیل شوریٰ قائم ہو۔

سوال: قیم تحصیل کی تقرری کون عمل میں لائے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۵) کے مطابق قیم تحصیل کی تقرری امیر تحصیل اپنی مجلس شوریٰ کے مشورے سے کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۶) قیم تحصیل کے مطلوبہ صفات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۶) کے مطابق قیم تحصیل کے مطلوبہ صفات کیا ہیں؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۶) کے مطابق قیم تحصیل کے مطلوبہ صفات وہی ہوں گی جو قیم ضلع کے لیے دفعہ (۶۳) میں مذکور ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۷) قیم تحصیل کے فرائض واختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۷۷) کے مطابق قیم تحصیل کے فرائض واختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۷) کے مطابق قیم تحصیل کے لیے اپنی تحصیل کی حد تک وہی فرائض واختیارات ہوں گے جو دفعہ (۶۴) کے مطابق قیم ضلع کے ہیں۔

سوال: دستور کی دفعہ (۷۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۸) قیم تحصیل کی برخاستگی کے بارے میں ہے۔

سوال: قیم تحصیل کب تک اپنے منصب پر قائم رہ سکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۸) کے مطابق قیم تحصیل اُسی وقت تک اپنے منصب پر قائم رہ سکتا ہے جب تک امیر تحصیل اس کے کام سے مطمئن ہو۔

سوال: قیم تحصیل کی برخاستگی کس کے مشورے سے ہوگی؟

جواب: دستور کی دفعہ (۷۸) کے مطابق قیم تحصیل کی برخاستگی بھی تحصیل مجلس شوریٰ کے مشورے سے ہوگی۔

حصہ ہفتم

سوال: دستور جماعت کا حصہ ہفتم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ ہفتم جماعت اسلامی کے مقامی نظام کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) مقامی جماعتوں کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) کے مطابق مقامی جماعت کہاں پر قائم کی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) کی شق (۱) کے مطابق جس مقام پر ایک سے زیادہ ارکانِ جماعت موجود ہوں وہاں مقامی جماعت قائم کی جائے گی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) شق (۱) کے مطابق مقامی حلقہ کے حدود کا تعین کون کرے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) شق (۱) کے مطابق مقامی حلقہ کی حدود کا تعین بالائی نظم کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) شق (۲) کے مطابق اگر کسی مقام پر صرف ایک رکن ہوگا تو وہ کس کی نگرانی میں کام کرے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۷۹) شق (۲) کے مطابق اگر کسی مقام پر صرف ایک رکن ہوتو وہ بالائی نظم سے تعلق پیدا کرے گا اور اس کی نگرانی ورہنمائی میں کام کرے گا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۰) امیر حلقہ کی تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر حلقہ کا تقرر کس طرح ہوگا؟

جواب: دفعہ (۸۰) کے تحت امیر حلقہ کا تقرر بالائی نظم مقامی ارکان کے مشورے سے کرے گا۔

سوال: امیر حلقہ کی تقرری کی منظوری کس طرح حاصل کی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۰) کے مطابق امیر حلقہ کی تقرری کی منظوری بہ وساطت امیر تحصیل، امیر ضلع سے حاصل کی جائے گی۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۱) امیر حلقہ کے فرائض، اوصاف واختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: امیر حلقہ کے کیا فرائض، اوصاف واختیارات ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۱) کے مطابق امیر حلقہ کے وہی فرائض، اوصاف اور اختیارات ہوں گے جو امیر تحصیل کے لیے دستور میں مذکور ہیں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۲) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۲) حلقہ کی مجلس شوریٰ کے بارے میں ہے۔

سوال: کیاامیر حلقہ مجلس شوریٰ قائم کرسکتا ہے؟

جواب: دفعہ (۸۲) کے مطابق اگر امیر حلقہ محسوس کرے تو وہ اپنی جماعت کے مشورہ سے مجلس شوریٰ قائم کرسکتا ہے۔

سوال: دفعہ (۸۲) کے مطابق حلقہ کی مجلس شوریٰ کی ممبران کی تعداد کتنی ہوگی؟

جواب: دفعہ (۸۲) کے مطابق حلقہ کی مجلس شوریٰ کے ارکان کی تعداد امیر و قیم کے سمیت پانچ ہوگی۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۳) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۳) قیم حلقہ کی تقرری کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۳) کے مطابق قیم حلقہ کیوں اور کس طرح مقرر کیا جائے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۳) کے مطابق، ضروریات کی بنا پر کسی حلقہ کا امیر حلقہ مقامی ارکان میں سے ایک رکن کوقیمِ حلقہ مقرر کرسکتا ہے۔

سوال: قیم حلقہ کی تقرری اور برخاستگی میں کن کا مشوراہونا ضروری ہے؟

جواب: دفعہ (۸۳) کے مطابق قیم حلقہ کی تقرری اور برخاستگی میں مقامی شوریٰ کا مشورہ شامل ہونا چاہیے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۴) قیم حلقہ کے اوصاف و فرائض و اختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۴) شق (۱) کے مطابق قیم حلقہ کے اوصاف، فرائض اور اختیارات کیا ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۴) شق (۱) کے مطابق قیم حلقہ کے اوصاف، فرائض اور اختیارات وہی ہوں گے جو دفعہ (۷۶) میں قیم تحصیل کے لیے ہیں۔

سوال: دفعہ (۸۴) شق (۲) کے مطابق قیم حلقہ کی اپنے حلقہ میں کیا ذمہ داریاں ہوں گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۴) شق (۲) کے مطابق قیم حلقہ اپنے حلقہ کے حدود میں جماعت کے نصب العین کے پھیلاؤ اور تعارف کا ذمہ دار ہوگا اور اس نصب العین سے متفق ہونے والے افراد (مرد یا عورت) کو بالائی نظم کی ہدایت و رہنمائی کے تحت منظّم کرتا رہے گا۔

حصہ ہشتم

سوال: دستور جماعت کا حصہ ہشتم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ ہشتم جماعتی مناصب سے معزولی کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) جماعتی منصب سے امیر جماعت کی معزولی کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (۱) ضمن (الف) میں امیر جماعت کی معزولی کے لیے وجوہات جاننے کے لیے دستور جماعت کی کس دفعہ کا حوالہ دیا گیا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (ا) ضمن (الف) میں امیر جماعت کی معزولی کے لیے وجوہات جاننے کے لیے دستور کی دفعہ (۳۵) کا حوالہ دیا گیا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (ا) ضمن (ب) کے مطابق امیر جماعت کی معزولی کے لیے کون سا طریقہ کار اختیار کیا جائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۵) شق (ا) ضمن (ب) کے مطابق امیر جماعت کی معزولی کے لیے طریق کار یہ ہوگا۔

"اگر مجلس شوریٰ کی اکثریت امیر جماعت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کرلے تو ایک ماہ کے اندر اندر پورا معاملہ مجلس شوریٰ کے الزام اور امیر جماعت کے جواب سمیت عام ارکان مجلس نمائندگان کے سامنے بغرض استصواب پیش کر دیا جائے گا۔ پھر ارکان مجلس نمائندگان کی مجرّد اکثریت مجلس شوریٰ کی تجویز برائے عدم اعتماد کے حق میں رائے دے تو امیر معزول ہو جائے گا۔

سوال: امیر جماعت کی معزولی کے بارے میں اگر ارکانِ مجلس نمائندگان کے ارکان کی آراء مساوی حصوں میں منقسم ہوگئی تو کیا کیا جائے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۵) شق (ا) ضمن (ب) کے مطابق امیر جماعت کی معزولی کے بارے میں ارکانِ مجلس نمائندگان کی آراء مساوی حصوں میں منقسم ہوتے وقت قیم جماعت کی موجودگی میں قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کیا جائے گا۔

سوال: کیا عام ارکان جماعت کو امیر جماعت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا حق ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر عام ارکان جماعت میں سے کوئی رکن امیر جماعت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنا چاہئے وہ کرسکتا ہے۔ دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (۲) ملاحظہ کیجئے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (۲) کے مطابق عام ارکان جماعت سے کوئی رکن امیر جماعت کے خلاف کس طرح عدم اعتماد کی تحریک پیش کرسکتا ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۵) شق (۲) کے مطابق اگر عام ارکان جماعت میں سے کوئی رکن امیر جماعت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنا چاہے تو وہ اپنی تحریک وجوہ دلائل کے ساتھ اپنے امیر ضلع کی وساطت سے اپنی صوبائی مجلس شوریٰ کو بھیج دے۔

سوال: امیر جماعت کے خلاف کسی عام رکن کی عدم اعتماد کی تحریک پر صوبائی شوریٰ کیا اقدام کرے گی؟

جواب: دفعہ (۸۵) شق (۲) کے مطابق اگر صوبائی شوریٰ کی اکثریت اس کی (رکن جماعت) وجوہ دلائل سے مطمئن ہو تو یہ تحریک مرکزی مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کے لیے بھیج دی جائے گی اور اسے لازماً ایک مہینے کے اندر اندر مجلس شوریٰ میں پیش کیا جائے گا۔

سوال: دفعہ (۸۶) شق (۱) کے مطابق جماعت میں کسی صاحبِ منصب کو معزول کرنے کا مجاز کون ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۶) شق (۱) کے مطابق جماعت میں کسی صاحب منصب

کو اس منصب سے معزول کرنے کا مجاز وہ شخص یا اشخاص ہوں گے جنہیں اس منصب کے لیے کسی کے تقرر یا انتخاب کا حق ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۶) شق (۱) کے مطابق کسی صاحبِ منصب کو اس منصب سے معزول کرنے کی کارروائی کس طرح انجام پائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۶) شق (۱) کے مطابق کسی صاحبِ منصب کو اس منصب سے معزول کرنے کی کارروائی ٹھیک اُسی طرح انجام پائے گی جو طریقہ اس کے انتخاب یا تقرر کا اس دستور میں درج ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۶) شق (۲) کے مطابق اگر کسی حلقہ، تحصیل، ضلع یا صوبہ کے ارکان جماعت اپنے امیر سے مطمئن نہ رہیں تو کیا کریں؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۶) شق (۲) کے مطابق اگر کسی حلقہ، تحصیل، ضلع یا صوبہ کے ارکان جماعت اپنے امیر سے مطمئن نہ رہیں تو وہ بالائی نظم سے اس کی معزولی کی درخواست کر سکتے ہیں۔

سوال: کسی حلقہ، تحصیل، ضلع یا صوبہ کے ارکان جماعت اپنے امیر سے مطمئن نہ رہنے کی صورت میں بالائی نظم سے درخواست کتنے ارکان کی جانب سے پیش ہونی چاہیے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۶) شق (۲) کے مطابق یہ درخواست علی الترتیب تین، پانچ، سات اور دس ارکان کی طرف سے پیش ہونی چاہیے یعنی حلقہ کی جانب سے تین، تحصیل کی جانب سے پانچ، ضلع کی جانب سے سات اور صوبہ کی جانب سے دس ارکان ہونے چاہیے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۷) مرکزی مجلس شوریٰ کی معزولی کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۷) شق (۱) کے مطابق مجلس شوریٰ کس صورت میں آپ سے آپ معزول ہو جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۷) شق (۱) کے مطابق اگر مجلس شوریٰ نے امیر جماعت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس کی ہو مگر استصواب عام میں ارکان مجلس نمائندگان کی اکثریت نے اسے نامنظور کر دیا تو مجلس شوریٰ آپ سے آپ معزول ہو جائے گی۔

سوال: اگر امیر جماعت کے لیے مجلس شوریٰ کو تبدیل کرنا ضروری ہو گا تو اُسے کیا کرنا ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۷) شق (۲) کے مطابق اگر امیر جماعت یہ محسوس کرے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کو تبدیل کرنا ضروری ہے تو وہ ارکانِ مجلس نمائندگان سے استصواب کرائے گا اور ارکان مجلس نمائندگان کی اکثریت اس کی رائے سے متفق ہو تو مجلس شوریٰ معزول ہو جائے گی اور نئی مجلس شوریٰ کا انتخاب کیا جائے گا۔

سوال: مجلس شوریٰ کی معزولی کے لیے امیر جماعت کی درخواست کو اگر مجلس نمائندگان کی اکثریت نے نامنظور کیا تو اُس صورت میں امیر جماعت کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۷) شق (۲) کے مطابق اگر ارکانِ مجلس نمائندگان کی اکثریت امیر جماعت کی رائے سے متفق نہ ہو تو امیر جماعت کے لیے لازم ہو گا کہ وہ اسی وقت مجلس نمائندگان میں اپنا استعفیٰ پیش کرے اس کے بعد ارکان مجلس نمائندگان

قیم جماعت کی سربراہی میں نئے امیر کا انتخاب کرلیں گے۔

سوال: کیا معزول مجلس شوریٰ کے ارکان اس انتخاب میں دوبارہ منتخب ہو سکتے ہیں؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۷) شق (۲) کے تحت معزول مجلس شوریٰ کے ارکان اس انتخاب میں دوبارہ منتخب نہیں ہو سکتے البتہ انہیں رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۸) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۸) مجلس شوریٰ کے ارکان کی معزولی کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۸) کی شق (الف)، (ب) اور (ج) میں مجلس شوریٰ کی رکنیت کی معزولی کے لیے کن شرائط کا ذکر کیا گیا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۸) کی شق (الف)، (ب) اور (ج) میں بتایا گیا کہ کوئی بھی مجلس شوریٰ مرکزی ہو یا ماتحت کا رکن شوریٰ جو:

(الف): جماعت اسلامی جموں وکشمیر کا رکن نہ رہے۔

(ب): مجلس کے دو اجلاسوں سے بلا کسی عذر شرعی کے غیر حاضر رہے۔

(ج): مجلس کی رکنیت سے مستعفی ہو جائے اور اس کا امیر اس کے استعفیٰ کو منظور کرے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۸۸) شق (د) کے مطابق کسی رکن کی شوریٰ کی رکنیت سے علاحدگی کے لیے اور کیا شرط رکھی گئی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۸) شق (د) کے مطابق جن لوگوں نے اسے (رکن

شوریٰ) مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لیے منتخب کیا ہے ان کی اکثریت اس کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کردے تو اسے مجلس شوریٰ کی رکنیت سے علاحدہ کردیا جائے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۹) کسی رکن جماعت کے جماعت سے اخراج کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی کن دفعات سے قولاً یا عملاً انحراف یا خلاف ورزی کرنے سے جماعت سے اخراج ہوسکے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۸۹) شق (۱) اور شق (۲) کے تحت کسی رکن جماعت کا جماعت سے اخراج اس صورت میں ہوگا کہ اگر وہ:

(۱)۔ دستور کی دفعہ (۶) سے قولاً یا عملاً انحراف کرے۔

(۲)۔ دفعہ (۸) کی کسی شق کی خلاف ورزی کرے اور اس خلاف ورزی سے باز نہ آئے۔

سوال: جماعت کی متعینہ پالیسی سے انحراف کرنے کی صورت میں رکن جماعت کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۹) شق (۳) کے تحت جماعت کی متعینہ پالیسی سے انحراف کرنے کی صورت میں رکن جماعت کا جماعت سے اخراج ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۸۹) کی شق (۴) اور (۵) میں جماعت سے اخراج ہونے کے کس چیز کے ارتکاب کا ذکر کیا گیا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۸۹) کی شق (۴) اور (۵) میں جماعت سے اخراج ہونے کے لیے بالترتیب مندرجہ ذیل باتوں کے ارتکاب کا ذکر ہے۔

☆......رکن جماعت ایسا رویہ اختیار کرے جو جماعت کے نظم یا اس کی اخلاقی و دینی حیثیت کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

☆......اس کے طرز عمل سے یہ ظاہر ہو کہ اسے اب جماعت کے کام سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی ہے۔

سوال: ریاست جموں وکشمیر کی سکونت مستقلاً ترک کرنے والا کیا جماعت کا رکن رہ سکتا ہے؟

جواب: نہیں! دستور کی دفعہ (۸۹) شق (۶) کے تحت ایسے شخص کا جماعت سے اخراج ہوگا جو ریاست جموں وکشمیر کی سکونت مستقلاً ترک کردے۔

سوال: کسی رکن جماعت کا اخراج کرنے سے پہلے کیا اُسے اپنی صفائی پیش کرنے موقع دیا جائے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۰) ضمن (الف) کے تحت کسی رکن جماعت کا اخراج کرنے سے پہلے اسے وجوہ اخراج سے مطلع کر کے اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے دو ماہ کا موقع دیا جائے گا۔

سوال: اخراج کے فیصلے تک کیا کوئی شخص جماعت کا بدستور رکن رہے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۰) ضمن (ب) کے تحت اخراج کے سلسلہ میں فیصلے سے پہلے اگر ضرورت محسوس کی جائے تو امیر جماعت اسے معطل بھی کر سکتا ہے لیکن وہ جماعت کا برابر رکن رہے گا۔

سوال: کیاامیر ضلع کسی رکن کومعطل کرسکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۰) ضمن (ب) کے مطابق حالات کی بنیاد پرامیر ضلع رکن جماعت کوفوری طور پر معطل کرنا ناگزیر سمجھے تو اسے بھی امیر جماعت کے فیصلے تک رکنیت سے معطل کرنے کا اختیار ہوگا۔

سوال: رکن جماعت کا جماعت سے اخراج کا آخری فیصلہ کس کے صوابدید پر ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۰) ضمن (ج) کے تحت اخراج کا آخری فیصلہ امیر جماعت کی صوابدید پر ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۱) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۱) ماتحت جماعتوں کوتوڑنے اور معطل کرنے کے بارے میں ہے۔

سوال: کن حالات میں امیر جماعت ماتحت جماعت کومعطل کرنے یاتوڑنے کا مجاز ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۱) کے تحت اگر جماعت کی ضروریات اور مصالح متقاضی ہوں تو امیر جماعت مجلس شوریٰ کے مشورے سے ماتحت جماعت کومعطل کرنے یا توڑنے کا مجاز ہوگا۔

حصہ نہم

سوال: دستور جماعت کا حصہ نہم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ نہم بیت المال کے قیام کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۲) شق (۱) کے تحت جماعت میں بیت المال کہاں قائم کیے جائیں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۲) شق (۱) کے مطابق ہر حلقہ کے لیے مقامی، تحصیل کے لیے تحصیلی، ضلع کے لیے ضلعی، صوبہ کے لیے صوبائی اور مرکز کے لیے مرکزی بیت المال قائم کیے جائیں گے۔

سوال: بیت المال کے متعلق نظم ونسق کے اختیارات کس کو حاصل ہوں اور وہ یہ اختیارات کس کے مشورے سے استعمال کرے گا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۲) شق (۲) کے مطابق بیت المال کے متعلق نظم ونسق کے جملہ اختیارات امیر جماعت کو حاصل ہوں گے۔ وہ یہ اختیارات مجلس شوریٰ کے مشورے سے استعمال کرے گا۔

سوال: کیا امیر جماعت مقامی بیت المبال کو ضلعی یا مرکزی بیت المال میں ضم کرسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! دستور کی دفعہ (۹۲) شق (۳) کے مطابق امیر جماعت کو اختیار ہوگا کہ اگر مفاد جماعت کے تحت وہ ضرورت محسوس کرے تو وہ کسی بھی مقامی بیت المال کو ضلع یا مرکز کے بیت المال میں ضم کردے۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۳) کے تحت مرکزی بیت المال کس کے تحت ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۳) کے تحت مرکزی بیت المال امیر جماعت کے تحت ہوگا جس میں وہ طے شدہ بجٹ کے مطابق متعلقہ مدات پر خرچ کرے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۳) کی تشریح میں امیر جماعت کو کیا اختیارات حاصل ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۳) کی تشریح کے مطابق "امیر جماعت بجٹ کی مد سے دوسرے مد میں رقوم کی منتقلی اور غیر معمولی حالات میں غیر متوقع، ناگزیر ضرورتوں کے لیے طے شدہ بجٹ کے علاوہ رقوم صرف کرنے کا بھی حسب دفعہ (۲۴) مجاز ہوگا۔ امیر جماعت مرکزی مجلس شوریٰ کے مشورے سے ان اختیارات کا مالک ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۴) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۴) جماعت کے بیت المال کی آمدنی کے ذرائع کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۹۴) کے مطابق جماعت کے بیت المال کی آمدنی کے ذرائع کیا ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۴) کے مطابق جماعت کے بیت المال کی آمدنی حسب ذیل ذرائع سے حاصل کی جائے گی:

(۱)۔ جماعت کے ارکان اور اس کے کام سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات

کی آمدنی: (الف): اعانت عوامی (ب): عشر وزکواۃ (ج): عام صدقات

(۲)۔ ماتحت بیوت المال

(۳)۔ جماعت کی مطبوعات سے منافع

(۴)۔ جماعت کے مکتبوں سے منافع

(۵)۔ لُقطہ جو شرعی قواعد کی رو سے داخل بیوت المال ہو سکتا ہے۔

(۶)۔ جماعت کی املاک کی آمدنی

(۷)۔ ایسی جائیدادوں کی آمدنی جو جماعت کے لیے وقف کی گئی ہوں۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۴) کی تشریح میں ارکان جماعت کا جماعت کے بیت المال کے تئیں کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۴) کی تشریح میں ارکانِ جماعت کا جماعت کے بیت المال کے تئیں یہ ذمہ داری رکھی گئی کہ ''وہ اپنی زکواۃ وعشر کے خاصے بڑے حصے کو لازماً جماعت کے مقامی بیت المال میں داخل کریں گے۔''

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۵) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۵) جماعت کے بیت المال سے صرف کے اختیارات کے بارے میں ہے۔

سوال: مرکز، صوبہ، ضلع تحصیل اور حلقہ کا بیت المال کس کے ماتحت ہوگا؟ اور کن کو اپنے بیت المال سے ہر جماعتی کام پر خرچ کرنے کے اختیارات ہوں گے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۵) شق (۱) کے مطابق مرکز، صوبہ، ضلع، تحصیل اور حلقہ کا

بیت المال اس کے امیر کے ماتحت ہوگا اور امیر کو اپنے بیت المال سے ہر جماعتی کام پر خرچ کرنے کے اختیارات ہوں گے۔

سوال: صوبہ، ضلع، تحصیل اور حلقہ کے امیر اپنے بیت المال سے خرچ کرنے پر کس کے سامنے جواب دہ ہوں گے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۵) شق (۱) کے مطابق ہر امیر اپنے امراء بالا کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

سوال: امیر جماعت بیت المال کی آمدن وصرف کے معاملہ میں کس کے سامنے جوابدہ ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۵) شق (۲) کے تحت امیر جماعت بیت المال کی آمد وصرف کے معاملہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔

سوال: مرکزی بیت المال کے حسابات کی پڑتال کس طرح کی جائے گی؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۵) شق (۳) کے تحت مرکزی بیت المال کے حسابات کی پڑتال ہر سال آڈٹ کمیٹی جو قیم جماعت کی سربراہی میں تشکیل دی گئی ہو سے کرائی جائے گی جس کا تقرر امیر جماعت بہ اجازت مرکزی شوریٰ کرے گا اور آڈٹ کمیٹی رپورٹ مجلس شوریٰ میں پیش کی جائے گی۔

سوال: ماتحت بیت المال کے حسابات کی پڑتال کون کرے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۵) شق (۴) کے مطابق ماتحت بیوت المال کے حسابات کی پڑتال متعلقہ افراد کریں گے جس کی رپورٹ وہ مرکز کو فراہم کریں گے۔

سوال: مرکز کب ماتحت بیوت المال کی جانچ کرسکتا ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۵) شق (۵) کے تحت مرکز کسی بھی وقت ماتحت بیت المال کی جانچ کرسکتا ہے۔

حصہ دہم

سوال: دستور جماعت کا حصہ دہم کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کا حصہ دہم حق تنقید، طریق کار اور قواعد سازی، ترمیم دستور کا ضابطہ اور تعبیر دستور کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کی دفعہ (۹۶) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۶) حقِ تنقید کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور کے مطابق "تنقید" کا کیا معنی ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۶) کے نوٹ میں تنقید کا جو معنیٰ لکھا گیا ہے وہ یوں ہے: "تنقید کے معنی یہ ہیں کہ ایمانداری کے ساتھ جو خرابی آپ محسوس کریں مہذب اور شریفانہ طریقے سے اس کا اظہار کریں۔ تنقیص میں فرد کی اصلاح کے بجائے اس کی آبروریزی اور اس کے وقار کو مجروح کرنے کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔"

سوال: کیا رکن جماعت کو تنقید کا حق حاصل ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۶) شق (ا) کے مطابق ہر رکن جماعت کو ہر وقت تنقید کا حق حاصل ہوگا۔

سوال: تنقید کے وقت کس بات کو ملحوظ رکھنا ہوگا؟

جواب: دفعہ(۹۶) شق (۱) کے تحت تنقید کے لیے ضروری ہے کہ رکن جماعت تنقید اور تنقیص کے باریک فرق کو ملحوظ رکھ کر حدودِ شرعی اور حدودِ اخلاق سے تجاوز نہ کرے اور ایسا طریقہ اختیار نہ کرے جو جماعت کے لیے نقصان دہ ہو۔

سوال: کیا عام انسان ارکان جماعت کے متعلق شکایات کر سکتا ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۶) شق (۲) کے تحت ہر فرد کو جماعت کے ارکان سے متعلق شکایات کو متعلقہ نظم تک پہنچانے کا حق حاصل ہوگا۔

سوال: حق تنقید کا طریقہ کار دستور کے مطابق کیا ہوگا؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۶) شق (۳) ضمن (۱)، (۲)، (۳) اور (۴) کے مطابق حق تنقید کا طریقہ کار یہ ہوگا:

(۱)۔ کسی فرد کی ذات سے متعلق براہ راست خلوص، دلسوزی اور جذبہ اخوت کو پیش نظر رکھ کر شکایت کے ازالہ کی کوشش کی جائے گی۔

(۲)۔ اگر متعلقہ فرد نے نشاندہی کے باوجود شکایات کا ازالہ نہ کیا تو بالائی نظم کی توجہ اس کی طرف مبذول کی جائے گی۔

(۳)۔ اگر یہاں بھی اصلاح نہ ہوسکی تو براہ راست مرکز کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

(۴)۔ اجتماعی مسائل سے متعلق شکایات کو جماعتی مصالح کو ملحوظ رکھ کر ہر وقت بالواسطہ یا بلاواسطہ نظم کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۷) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۷) دستور جماعت کی قواعد سازی کے متعلق ہے۔

سوال: اگر دستور کی منشا کو پورا کرنے کے لیے ذیلی قواعد کی ضرورت پیش آجائے تو وہ کس طرح مرتب ہو سکے گا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۷) کے مطابق ''اس دستور کی منشا کو پورا کرنے کے لیے جن ذیلی قواعد کی ضرورت پیش آجائے وہ امیر جماعت مجلس شوریٰ کے مشورے سے مرتب کر سکے گا۔''

سوال: صوبائی، ضلعی، تحصیلی یا مقامی مجلس شوریٰ کی اگر کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس کو کتنے عرصے کے اندر پُر کرنا ہوگا؟

جواب: دستور کی دفعہ (۹۸) کے مطابق صوبائی، ضلعی، تحصیلی یا مقامی مجلس شوریٰ کی اگر کوئی نشست خالی ہو جائے تو اس کو دو ماہ کے اندر اندر حسب قاعدہ پُر کرنا ہوگا۔

سوال: دستور جماعت کی دفعہ (۹۹) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۹۹) ''ترمیم دستور کا ضابطہ'' کے بارے میں ہے۔

سوال: دفعہ (۹۹) میں ترمیم دستور کے لیے کون سا ضابطہ مقرر ہے؟

جواب: دفعہ (۹۹) کے مطابق دستور جماعت میں ترمیم سے متعلق جو تجاویز ارکان جماعت کی طرف سے موصول ہوں گی۔ مرکزی مجلس شوریٰ ان کے بارے میں سفارشات مرتب کرے گی اور فیصلہ اجتماع نمائندگان کرے گا۔

سوال: دستور کی دفعہ (۱۰۰) کس بارے میں ہے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۰۰) تعبیر دستور کے بارے میں ہے۔

سوال: دستور جماعت کی تعبیر میں اختلاف کی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جائے؟

جواب: دستور جماعت کی دفعہ (۱۰۰) کے مطابق اس دستور کی تعبیر میں اگر کوئی اختلاف ہوتو اس کو حل کرنے کے لیے مرکزی مجلس شوریٰ کی طرف رجوع کیا جائے گا۔